یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ... بشمار ہی

خریداران ممالک بیرون سے ..... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام سے ..... لے ر ..... للہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للہ ر ..... ہالہ

بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بندیو خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج ہون گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد محتار عدالت

جلد ۱۰ | امرتسر ۵ ذی قعدہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ | نمبر ۸

وکیل

امرتسر ۵ ذی قعدہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ جلد ۱۰ نمبر ۸

علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

(سلسلہ کیلنڈر دیکھو وکیل مطبوعہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

معرکے اور لڑائیان ملکہ معظمہ اگرچہ بالطبع عافیت پسند اور امن جو تھین مگر چونکہ سوائے خونریزی جنگجوئی کے سلطنت کی سطوت اور جبروت قایم نہین رہ سکتی اور امور سیاسی مین لڑائیون کا ہونا فقط امن کے لئے ضروری ہے اس سبب سے آپکا عہد بھی بڑی بڑی لڑائیون سے خالی نہ رہا۔ اگر آپکے عہد کی ہر ایک صف آرائی کا حال لکھا جائے تو ایک علیحدہ مبسوط کتاب کی ضرورت واقع ہو مگر ہم نہایت ایجاز کے ساتھ چند متعدد عظیم الشان معرکون کا ذکر کرینگے جو انیسوین صدی کے مشہور اور تاریخی واقعات مین شمار ہونگے۔

(۱) سب سے پہلی لڑائی چین مین ہوئی اسکی ابتدا اس طرح پر ہوئی کہ چینی گورنمنٹ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ جو ہندوستان مین حکمران تھی افیون کی تجارت مین جسطرح مزاحمتین شروع کین اسپر اگرچہ لطائف الحیل سے اونہین سمجھایا گیا مگر وہ اپنی شوخیون سے باز نہ آئے۔ ناچار ہندوستان سے چند جنگی جہاز فوج سے مسلح اونکی سرکوبی کے لئے مامور ہوئے اور جنوری سنہ ۱۸۴۱ء کو افواج انگریزی نے جزیرہ چاوپر قبضہ کیا اور آخر کار سر ہوگف نے کانٹین پر حملہ کیا اور آموی جسکی نسبت چینیون کو ناز تھا کہ ہرگز فتح نہین ہو سکتا۔ ایک ہی حملہ مین ہماری فوجون کے قبضہ مین آگیا۔ اور جب اسی طرح اور دو تین مقامات یکے بعد دیگرے انگریزی فوجون کے ہاتھ آئے تو ناچار چینیون کو صلح کرنی پڑی۔ اور ہماری شرائط صلح کو منظور کرنا پڑا۔ قریب ساٹھ لاکھ پونڈ تاوان جنگ قرار پاکر اور علاوہ برآن ہانگ کانگ پر بھی ہمارا قبضہ ہوا۔ اور چین کے پانچ دیگر جزیری ہماری تجارت کے لئے مخصوص کئے گئے۔

(۲) افغانستان کی پہلی لڑائی امیر دوست محمد خان نے غصب سلطنت کر کر اور شاہ شجاع کو جو تخت کابل کا حقدار وارث تھا معزول کر کے ملک بدر کر دیا تھا۔ گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کی سفارش پر اور اسکی حمایت اپنے ذمہ لی اور دوست محمد خان کو شکست دیکر اوسی تخت کابل پر از سر نو بٹھا دیا۔ مگر چونکہ دوست محمد کی سر دلعزیزی اونکے دلون مین جاگزین ہو رہی تھی اس سبب سے عام باشندون نے بسر کردگی اکبر خان بغاوت کر کے الگزنڈر برنس سفیر انگریزی متعینہ دربار کابل اور سر ولیم مگناٹن کو روز روشن مین قتل کیا اور جنرل الفنسٹن کمانڈر انچیف افواج افغانستان اور دیگر جلیل القدر افسرون کو بطریق یرغمال اپنی قید مین رکھا۔ سولہ ہزار سپاہ مین سے جو کابل سے بھاگ کر ہندوستان کیطرف جان بچا کر آئی تھی فقط ایک ڈاکٹر بریڈن جانبر ہو کر جلال آباد مین صحیح و سالم پہونچا۔ آخر کار جنرل پالک نے اس لڑائی کا انتقام ۱۸۴۲ء مین لیا۔ اور افسران انگریزی اور اونکی عورتین اور بچے جو افغانون کے ایک قلعہ مین پڑے ہوئے تھے واپس لے آیا۔ +

(۳) سنہ ۱۸۴۵ء مین سکھون نے جو برائے نام مہاراجہ دلیپ سنگھ کے تحت فرمان تھے شورش کی اور بدون کسی وجہ معقول کے سرحد انگریزی پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی جسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ سر ہوگف کو متعدد معرکہ آرائیان اونسے کرنی پڑین جن مین سے مدکی۔ سوبراون۔ علیوال۔ اور چلیانوالہ سب سے زیادہ مشہور ہین۔ اور سب سے آخر ملتان پر دیوان مولراج نے بڑی جگرداری سے افواج انگریزی کا مقابلہ کیا۔ اگرچہ سب لڑائیون مین میدان انگریزی فوج کے ہاتھ رہا۔ اور سکھون کی طاقت بالکل برباد ہو گئی مگر وہ جہان لڑے بہادری سے لڑے۔ لیکن آخر کار بہت سی فتوحات کے بعد سنہ ۱۸۴۹ء مین پنجاب ممالک محروسہ مین الحاق کیا گیا۔

(۴) سنہ ۱۸۴۴ء مین جب زار نکولس شہنشاہ روس انگلستان مین ملکہ معظمہ کی ملاقات کے لئے آیا تو اس نے ایک تحریری یادداشت انگلستان کی وزارت کو دی جسکا ماحصل یہ تھا کہ جب تک ممکن ہو روم کو بحال رکھا جائے

مگر جس وقت سلطنت کا تزلزل یقینی معلوم ہونے لگے تو مناسب ہے کہ انگلستان۔ روس اور آسٹریا اوسکو باہمدگر تقسیم کرلے۔ چونکہ انگلستان کیطرف سے کوئی لایا نعم کا جواب ملا اس سبب سے اُس نے خیال کیا۔ کہ غالباً انگلستان اِس تجویز مین رضامند ہی۔ چنانچہ اسی سہارے پر اُس نے سر جارج ہملٹن سفیر انگریزی متعینہ سینٹ پیٹرزبرگ کو ۹ جنوری ۵۳ء کو یہ فقرہ بروقت ملاقات کہا:۔

"اندنون ہماری پاس ایک مریض ہی جو سخت خطرناک حالت مین ہی۔ اگر یہ بیمار ہمارے ہاتھہ سی نکل گیا تو بڑا غضب کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ ضروری انتظام وراثت سے پہلے ایسی مریض کا مرجانا بہت برا ہوگا"

شہنشاہ مذکور نے یہ فقرہ جواب تاریخ مین ابدالاباد تک یادگار رہیگا۔ محض اُسی تجویز کے بہروسہ پر کہا تہا مگر انگلستان مین اُسکا اثر اُلٹا پڑا۔ اور بہت سی رد و کد کے بعد انگلستان کے وزرا نے اپنی ہندوستانی مقبوضات کے زیادہ تر استحکام کی غرض کو پیش نظر رکھکر روس کا مقابلہ اور ترکون کی رفاقت مناسب وقت خیال کی چنانچہ دو سال کی خونریز صف آرائیون اور متعدد معرکون کے بعد (جس مین انگلستان کے چوبیس ہزار جوان کام آئے اور چار کروڑ روپیہ صرف ہوا) آخرکار فتح و نصرت افواج قاہرہ کے ہاتھہ رہی اور پیرس کے عہدنامہ کی روسی جو ۱۸۵۶ء مین مکمل ہوا حسب منشا شرائط فیصل ہوئی۔ یہ لڑائی تاریخ مین جنگ کریمیا یا فتح سباسٹوپول کے نام سی مشہور ہوئی۔

(۵) ٹرکی کے مخمصے سی ابھی دم لینے کی فرصت نہ ملی تہی کہ ہندوستان مین وہ قیامت خیز معرکہ ہوا جو غدر کے نام سی آخر مین مشہور ہوا۔ اسکی ابتدا اصل مین ایک محض احمقانہ غلط فہمی سی ہوئی جسکا ذکر کرتی ہوئے حیرت ہوتی ہی۔ نہ معلوم کہ کارتوسون کی چربی واقعی اُس سارے شرمناک فساد کا موجب ہوئی یا لوگون کو دل لارڈ ڈلہوزی کی ہوس ملک گیری اور الحاقی پالیسی سے پہلے ہی بھرے بیٹھے تہے اور یہ فقط اُس تراوش کا بہانہ ہی غرضکہ کچھہ ہی ہو اب اسوقت مین کہ اس واقعہ کو ہوئے چالیس سال گذر چکے ہین اون خوفناک واقعات کا ذکر کرتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ اگرچہ کالون نے کورنگی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ مگر آخرکار فتح و نصرت اولیائے دولت ہی کے ہاتھہ رہی اور ایک برس کے قلیل عرصہ مین تمام ہندوستان جس مین لکھنو وغیرہ سیر حاصل علاقے شامل تہے۔ ملکہ معظمہ کے قبضہ اقتدار مین آگیا۔ اور اس فتح کے شکرانہ مین ملکہ معظمہ نے ۱۸۵۸ء مین وہ اعلان شایع کیا جسے واجبی طور پر ہندوستان کا میگنا چارٹا کہتے ہین۔ اس لڑائی کا بہت بڑا اثر یہہ ہوا کہ کمپنی کی سلطنت ہندوستان سی ہمیشہ کیلئے اُٹھہ گئی۔ اور ہندوستان کا وسیع ملک تاج برطانیہ کے قبضہ مین براہ راست آگیا اور بجائے ڈائرکٹران کمپنی کی یہانکی حکومت شہنشاہ انگلستان کے تحت مین بواسطہ ایک وزیر ہند کے آگئی۔ اس لڑائی مین جو نمکحرامی کا داغ بعض ہندوستانیون پر لگا تہا اوسکی تلافی کافی طور پر تقریباً جمیع راجگان اور نوابان کے طرز عمل سے ہوئی جو باوجود طرح طرح کی تحریص اور ترغیب کے دم مین نہ آئے اور سررشتہ ثبات اور وفاداری کو ہاتھہ سے نہ دیا اور آخری دم تک انگریزی گورنمنٹ کی رفاقت مین راسخ الاعتقاد اور ثابت قدم رہے اور بالآخر انہین کی جگرداری اور حوصلہ کے سبب سے گورنمنٹ اور کل ہندوستان کے متعدد اقوام کے امتنان کے مستحق ٹہرے اور ہمین یہہ امن اور آسودگی نصیب ہوئی جسکا نظیر روے زمین مین موجود نہین۔ حق پوچھو تو یہہ آزادی اور امن کی برکت جو آج ہمین حاصل ہے فقط اون قومی شہیدون کے خون کے صدقے سی ہی جنہون نے اوس طوفان بے تمیزی مین جب یوم یفر المرء من اخیہ کا نقشہ تہا۔ انگریزی علم کے سایہ مین اپنا سینہ سپر کیا اور تاریخ مین شہید قوم کا قابل فخر خطاب حاصل کیا۔

(۶) ۱۸۷۹ء مین امیر شیر علیخان کی نسبت فارن آفس کو شبہ ہوا کہ اوس سی نامہ و پیام رکہتا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ معاملہ کو یکسو کیا جاوے۔ مگر چونکہ امیر شیر علیخان والی کابل نے ہمارے سفیر کے کابل جانیسے انکار کیا اس سبب سے لارڈ لٹن نے اعلان جنگ دیا۔ تہوڑے ہی دنون مین افواج انگریزی نے کابل پر اپنا تسلط جمالیا۔ امیر شیر علیخان جو مزار شریف کیطرف بہاگ گیا تہا وہین اپنی موت سے انتقال کرگیا۔ اور ہماری افواج نے یعقوب خان کو بدستور امیر کابل رہنے دیا۔ مگر چونکہ اس سے قرار واقعی انتظام نہوسکا اور ہمارے ایجنٹ متعینہ کابل کو بڑی بے رحمی سی عوام نے قتل کیا اور امیر قاتلون کو سزا نہ دیسکا۔ بنابران امیر کی اپنی خواہش پر اوسے تخت کابل سی معزول کرنا پڑا۔ اور بجائے اوسکے امیر عبدالرحمن خان امیر حال سمرقند سی آکر کابل مین تخت نشین ہوا جو آج تک بڑی قابلیت اور اقتدار کے ساتہہ افغانستان کا حکمران ہے۔

(۷) سب سے آخری معرکہ کی لڑائی جو اس عہد مین ہوئی وہ بوئرون کی لڑائی ہے۔ یہ لڑائی اکتوبر ۱۸۹۹ء سی شروع ہی اور آجتک باوجودیکہ اونکے دارالخلافے ہماری افواج کے قبضہ مین آگئے ہین اور اونکے اعلے کمانڈر تقریباً سب کے سب یا تو قید ہوچکے ہین یا مرچکے ہین۔ مگر پہر بہی کم و بیش لڑائی جاری ہے۔ اور ابتک خاتمہ نہین ہوا۔ اِس لڑائی مین سخت خونریزی ہوئی اور روپیہ بہی بہت کچہہ صرف ہوا مگر کمبخت فساد پہر بہی بدستور جاری ہے۔ اسی لڑائی کے تفکرات نے جو علی الاتصال ڈیڑہ برس سے جاری ہے علیا حضرت کی صحت پر جو ضعف پیری اور ہموم اور تردّدات سے پہلے ہی کمزور ہورہی تہی۔ بہت بڑا اثر کیا اور آخرکار ایسی گرانمایہ زندگی ضایع ہوگئی جسکی نظیر موجود نہین۔ ہماری ناظرین یہہ نہ سمجہین کہ فقط یہی لڑائیان اس عہد مین ہوئی ہین۔ بیسیون معرکے ایسے ہوئے ہین جن مین طرفین سی بہت سی جانین کام آئین۔ مگر چونکہ ہمین مفصل تاریخ لکہنا نصب العین نہ تہا اسلئے فقط چند معرکون پر کفایت کی گئی جو بہت اہم تہے۔ +

ہر حال مین برقرار رہنے والی یادگار

ہماری مکرم منشی سید احمد صاحب دہلوی مؤلف فرہنگ آصفیہ و مصنف کتب عدیدہ نے حضور ملکہ معظمہ کی وفات پر ایک تعزیت نامہ چہاپکر شایع کیا ہی۔ اسکی درد انگیز عبارت سی دلی رنج اور سچی عقیدۃ ظاہر ہوتی ہی۔ وہ نہ صرف اس وجہ سے قابل تعریف ہی کہ واقعات کا سماں باندہکر سنگدلون کو بہی رلا دیتا ہے بلکہ اس اعتبار سی اور بہی قابل قدر ہے کہ منشی صاحب موصوف نے خاتمہ فرہنگ آصفیہ مین بہی شامل کرکے اس ماتم کو دائمی یادگار بنا دیا ہے جبتک انکی مطبوعہ عام فرہنگ دنیا کے پردہ پر رہیگی اسوقت تک ہماری مادر مہربان کا مبارک زمانہ بہی یادگار رہے گا بلکہ ہماری آیندہ نسلین ہم سی زیادہ انکا ماتم کرینگی۔ منشی صاحب کی دلی عقیدت اسی سی ظاہر ہوتی ہی کہ آپ نے تدفین کے دن اور انتقال کی خبر پہونچتے پر دو دن اپنے دفتر فرہنگ آصفیہ مین تعطیل کی افسوس ہم بوجہ عدم گنجایش اس تعزیت نامہ کو درج اخبار کرنیسے معذور ہین۔ لہذا قطعہ تاریخ وفات کے مقطع تاریخی پر اکتفا کرتے ہین۔ مادہ تاریخ واقعی نہایت عمدہ نکالا ہے یعنی:۔ خاتمہ بالخیر ہوا۔ +

1901

ہم اخبار رفیق

مین یہ دیکہکر بہت خوش ہوئے ہین کہ منشی محرم علی صاحب چشتی کو جہان چیف کورٹ نے ایڈیٹری کی اجازت دیدی ہے۔ امید ہے کہ منشی صاحب موصوف معمولی بلکہ غیر معمولی سرگرمی کے ساتہہ یہ قومی خدمت ادا کرتے رہین گے اور کاروبار کے ہجوم اور مقدمات کی کثرت مین بہی اس کے لئے وقت ضرور نکال لیا کرین گے۔ +

کپتان ایف سی ویب ویر

صاحب پولیٹکل اسسٹنٹ لوشکی و چاغی کیجانب سے دفتر اخبار ہذا مین ایک اشتہار پہونچا ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ "آغا محمد ہادی نام ایک سوداگر کرمانی ساخت کی نہایت عمدہ قالینین لے کر براہ بلوچستان داخل ہندوستان ہوا ہے۔ چونکہ کرمان کی قالینین یون بہی بڑی مشہور ہین۔ اور یہ مال بالخصوص اعلے درجہ کا ہے اس واسطے امرا اور تاجرون کو چاہیئے کہ یہ موقع ہاتہہ سی نہ جانے دین وغیرہ"۔ ہمین امید ہے کہ شایقین اس اعلان سی فایدہ اوٹہانیکی کوشش کرین گے۔ لیکن ساتہہ ہی ہمارا یہہ خیال ہے کہ ملکی صنعت و تجارت کی حامی اپنے یہان کے کارخانجات قالین بانی کی حوصلہ افزائی کو مقدم سمجہینگے۔ کیونکہ ہندوستان مین بہی بعض بعض جگہہ بہت اچہی قالینین بنی جاتی ہین۔ خاص کر ہمارے امرتسر مین۔ جن صاحبون کو اس بارہ مین کچہہ دریافت کرنا ہو وہ اس پتہ پر خط و کتابت کرین:۔

{ کوئٹہ۔ بلوچستان۔ معرفت میرزا محمد تقی خانصاحب پنشنر نیٹو اسسٹنٹ۔ آغا محمد ہادی طہرانی سوداگر کرمان }

انجمن حمایت اسلام لاہور کا لھواں سالانہ اجلاس

بموجب اعلان کی تاریخ ۲ و ۳ و ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۳ و ۲۴ دسمبر

۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۹ء اسلامیہ کالج لاہور مین نہایت دھوم دھام اور تزک و احتشام سے منعقد ہوا حاضرین کی تعداد پہلے دن تو بوجہ ابر و باران معمولی تہی مگر دوسرے اور تیسرے روز نہایت معقول تہی۔ بلکہ سب سے اخیر دن تو کثرت کا یہ عالم تہا کہ مکان اجلاس مین سماتے نہ تہے۔ چنانچہ اکثر اصحاب کو سیٹین نہ ملنے کی وجہ سے کھڑا رہنا پڑا۔ بزرگان قوم اور بالخصوص علماء کرام اور رؤساء عظام دور دور سے تشریف لائے تہے۔ کئی اک مغز اور فصیح البیان سپیکرون کی بڑی بڑی زوردار تقریرین ہوئین۔ قومی نظمین پڑہی گئین خصوصاً جناب حاجی صاحبزادہ سید ظہور الحسن صاحب سجادہ نشین بٹالہ۔ جناب حکیم محمد امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا پشاور۔ جناب چوہدری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا جہلم سابق میر منشی افغانستان۔ جناب شمس العلماء مولینا حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی۔ جناب مولانا مولوی عبد الحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری رکن ندوۃ العلماء۔ جناب شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر پنجاب آبزرور۔ جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری۔ جناب مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھلی۔ اور جناب مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ جناب حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس و تالوی وغیرہم اصحاب کی تقریرین نہایت اہم اور قابل توجہ تہین جنمین سے بعض کو ہم انشاء اللہ حسب گنجایش وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہینگے۔ نظم پڑہنے والون مین یہ اصحاب تہے:۔ منشی احمد حسین صاحب بی۔ اے مترجم ڈویژنل کورٹ۔ شہزادہ مرزا محمد عبد الغنی صاحب ارشد گورگانی۔ جناب چوہدری خوشی محمد صاحب ناظر بی۔ اے اتالیق ولیعہد ریاست ممدوٹ۔ جناب شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ والی دکن۔ شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ مولوی سلامت علیخان صاحب نائب تحصیلدار پھگواڑہ راج کپورتہلہ وغیرہ۔ علاوہ انکے طلباء اسلامیہ کالج و سکول نے بہی نظمین پڑہین اور تقریرین کین۔ افسوس کہ جناب مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب سجادہ نشین پھلواروی۔ اور مولوی سید فضل حق آزاد پٹونی بوجہ طاعون تشریف نہ لاسکے۔

مہمانون کے استقبال۔ قیام۔ کھانے پینے اور خاطر مدارات کا انتظام ہر طرح قابل تحسین تہا۔ مکان اجلاس کی آرایش مین فضولیات کا مطلق دخل نہ تہا۔ قیمتی مقولے اور نتیجہ خیز قطعات نہایت خوش خط لکہے ہوئے جابجا لگائے گئے تہے۔

انجمن کا اجلاس اسکے سالانہ یون تو بہیئت مجموعی نہایت کامیاب ہا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے وہ کامیابی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ چندہ نقد جتنا اس دفعہ ہوا ہے اس سے پہلے کبہی نہین ہوا۔ کل رقوم چندہ کی میزان جو اسی جگہہ وصول ہوگئین ۶ ہزار کے درمیان ہے اور وعدے اسکے علاوہ۔ جنکو شامل کرنے سے کل چندہ ۸۔۱۰ ہزار کے قریب سمجہنا چاہئے۔ یہ امر نہایت موجب مسرت اور قابل شکر گزاری ہے کہ بارے اب قوم اس غریب اور محنتی انجمن کے مساعی جمیلہ کی کچہہ کچہہ داد دینے لگی ہے۔ خدا مزید توفیق عطا فرمائے اور انجمن کی ہمت مین ہی روز بروز زیادہ برکت دے۔ تاکہ اسکے فروغ سے قومی صلاح و فلاح مین دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ آمین۔ +

بارے شکر ہے کہ گورنمنٹ نے بہی ہماری متواتر معروضات کو سنکر یا از خود بہی ہمارے کاروبار تجارت اور بالواسطہ صنعت و حرفت کی جانب توجہ فرمانے کی ضرورت کو سمجہا۔ پبلک کو یہ معلوم کرکے خوشی ہونی چاہئے کہ ہز ایکسلنسی گورنر جنرل بہادر ہند نے سر ایڈورڈ ڈبک صاحب بہادر کو اس غرض سے متعین فرمایا ہے کہ صوبہ پنجاب کے تجارتی کاروبار کے حالات سے واقفیت پیدا کرکے گورنمنٹ مین رپورٹ پیش کرین تاکہ اس بارہ مین غور ہوکر کوئی عملی تدابیر اصلاح کی بہتری کیلئے اختیار کیجا سکین۔ یہ بار بار جتایا جا چکا ہے کہ تجارت کا بڑا دار مدار صنعت و حرفت پر ہے۔ بلکہ ایک طرح سے ان دونون کو لازم ملزوم کہنا بہی بیجا نہین کیونکہ اگر ہمین ترقی تجارت مطلوب ہو تو صنعت و حرفت کی طرف لامحالہ متوجہ ہونا پڑے گا۔ لیکن بنظر غائر دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل مقدم صنعت و حرفت ہی ہے۔ اس لئے کہ خواہ محنت اور دستکاری کو اسکی سادہ سے سادہ صورت مین رکہہ لیجے۔ مگر یہ بہر حال ناگزیر ہوگا کہ لین دین۔ خرید و فروخت۔ یا درآمد و برآمد سے پیشتر کسی جنس کا وجود ہو۔ انسانی محنت کا اعم اور اہم ترین نتیجہ زمین کی پیداوار مین ہوتی ہین جن کو بنظر سہولت ایک علیحدہ شعبہ انسانی محنت کا قرار دیکر زراعت سے متعلق کر دیا جائے یہ دوسری بات ہے۔ مگر کسی ہوشمند کو اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ زراعت مین اگرچہ انسان کو بہت کچہہ قدرت کا ممنون احسان ہونا پڑتا ہے تاہم منیول لیبر (انسانی محنت) کا دخل اس مین بہی ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ دستکاری و صنعت تجارتی کاروبار کا ایک جزو اعظم ہے۔ پس ہمین اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ ہز ایکسلنسی نے گویا انڈائریکٹلی اسی معاملہ کی جانب توجہ فرمائی ہے جسکی نسبت اب بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک کی روزی حالت جب کبہی سنوریگی اسی سے سنوریگی۔

امرتسر میونسپلٹی کی ہوشمندی و مآل اندیشی کی ہمین ہر مناسب موقعہ پر داد دینی چاہئے کہ اس نے اس اہم ضرورت کو جسپر تمام مدبرون کا صاد ہو چکا ہے۔ اور جسے بالآخر ہر ایک فہیم سلیم نے تسلیم کرنا تہا عین وقت پر اور صوبہ بہر مین سب سے پہلے سمجہا۔ اس امر پر اب زیادہ زور دینے کی حاجت نہین معلوم ہوتی کہ صرف علمی و ذہنی تعلیم نوجوانان ملک کے لئے بے سود ہی نہین بلکہ ایک حد تک مضر بہی پڑ رہی ہے اور یہ بہی بالبداہت ثابت ہے کہ ملک نے خود بہی آخر کار عملی تعلیم کی ضرورت کو نہ صرف مان لیا بلکہ اسی خیالی و ذہنی تعلیم کی مزید ترقی سے مقدم تسلیم کر لیا ہے۔ ہم اس امر کو کسی گزشتہ اشاعت مین بوضاحت بیان کر چکے ہین کہ دستکاری و حرفت کی تعلیم مین گورنمنٹ عالیہ کیجانب سے حوصلہ افزائی کا ہونا پر ضرور ہے۔ مگر چونکہ اسکے پہلو بہ پہلو۔ زیادہ نہین تو اتنی ہی توجہ پبلک کی طرف سے بہی درکار ہے۔ اسواسطے جبکہ ہز ایکسلنسی نے ملک کی حالت پر رحم فرماکر اس معاملہ کی سلسلہ جنبانی کی ہے تو ہمین یہ دیکہنا ہے کہ آپ کی اس خسروانہ نوازش کا پبلک کس جوش سے خیر مقدم کرتی ہے۔ ہمین امید رکہنی چاہئے کہ جن بہی خواہان ملک کو ملکی صنعت و تجارت سے دلی ہمدردی و دلچسپی ہے وہ اب اس موقعہ کو غنیمت جانکر جہان جہان سر ایڈورڈ ڈبک صاحب بہادر بغرض دریافت حالات تشریف لیجائین ان کو جملہ ضروری امور متعلقہ سے آگاہی حاصل کرنے مین پوری پوری امداد دینگے۔ یہانتک ہز ایکسلنسی کی خدمت مین اور نیز صاحب بہادر ممدوح سے یہ گذارش کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ ہر ہفتہ سرکاری طور پر صاحب ممدوح کے دورہ تحقیقات کا پروگرام شائع ہوکر جابجا اخبارات مین مشتہر ہونا چاہئے اور یہ دورہ مختصر اور سرسری نہ ہو بلکہ بقدر اس کام کی اہمیت کے باری باری تمام بڑے بڑے شہرون مین ایک معقول اور کافی مدت تک جاری رہے تاکہ عملی نتائج حاصل کرنیکا مصالحہ کما حقہ مل سکے۔

یہ بہی ہم نہایت مسرت سے بیان کرتے ہین کہ لوکل میونسپلٹی کی تقلید کرکے ہوشیارپور میونسپل کمیٹی نے بہی اسی قسم کا ایک سکول کہولنے کی جانب توجہ کی ہے جیسا کہ ہمارے یہان جاری ہے۔ بلکہ مجوزہ درس گاہ کے لئے استاد بہی ہمارے سکول سے ہی منگائے جائینگے کیونکہ انہین اس کام کا ایک حد تک تجربہ ہے۔ ہم مکرر بڑے زور سے یہ التماس کرتے ہین کہ دیگر میونسپلٹیان بہی اب اس طرف یکبارگی توجہ ہو جائین اور نوجوانان ملک کے لئے اس ضروری تعلیم سے بہرہ مند ہونیکا سامان مہیا کرین۔ +

بڑی خطرناک بات ہے یہ کہ کہانسی و زکام کو جو ام الامراض ہے اور انسان کا دشمن جانستان حقیر سمجہا جاوے۔ اگر آپکو جان شیرین عزیز ہے تو Chamberlain's Cough Remedy استعمال کرو جو کہانے مین خوش ذایقہ اور تاثیر مین حکمی و شرطیہ شفا ہے۔ ذرا توجہ کرنے سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ مگر یہان اس پتہ سے دستیاب ہوگی:۔

شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی ہال بازار امرتسر۔

Chamberlains Cholera, Colic & Diarrhoea Remedy

انتڑیون کے امراض مین یہ دوا ہر جگہہ نہایت کامیاب اور بہترین علاج مانی گئی ہے اس سے ہمیشہ شفا ہوتی ہے اور ہوتی ہے بڑی جلدی ہوا نہتہا درجہ شدید اور خطرناک صورتون مین بہی اسپر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ پیش مرد۔ گرانی۔ اسہال اور انتڑیون کے متعلق جملہ امراض مین اکسیر استعمال کرو۔ + یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے۔

ولایت کی ڈاک سے

جو پچھلے ہفتہ موصول ہوئی ہے ٹائمز مطبوعہ ۵ر جنوری مین جہان ایڈیٹر اخبار مذکور نے موجودہ قیصر اور قیصرہ کے حالات پر ریویو کیا ہے یہ فقرے ہماری نظر سے گذرے صاحب ممدوح لکھتے ہین :-

"نئے قیصر ہمدردی اور تالیف قلوب مین اپنی والدہ کے قدم بقدم ہین حسن مکالمہ اخلاق حمیدہ اور دلپسند عادات مین شہرہ آفاق ہین۔ اونکی فیاض طبعی کی عالم مین شہرت ہے۔ اور یہ صفت اُن مین اس حد تک ہے کہ وہ خاص فیاضی ہی سے نسبت کئی جاتے ہین۔ اونہون نے کبھی کسی پارٹی سے سازش نہ کی اور کبھی کسی فریق کے طرفدار بنکر اونکے سر غنے نہوے بلکہ خاصکر جو قابل تعریف امر اس عرصہ دراز مین اون سے ظہور پذیر ہوا وہ یہ ہے کہ انہون نے کبھی اپنی والدہ کیطرح یہ بھی ظاہر ہونے نہ دیا کہ اونکا میلان طبع کسی پولیٹیکل فریق کیطرف ہے۔ وہ سب جماعتون کے لیڈرون کے ساتھہ یکسان حسن اخلاق اور رفق و مدارا کا سلوک کرتے رہے۔ باوجودیکہ ہر ایک فریق کا پیشرو اونکی شمولیت کو دل سے چاہتا تہا مگر وہ ہمیشہ علیحدہ ہی رہے۔ اور اس علیحدگی کو بڑی وضعداری اور انصاف پروری سے بنایا۔ اور نئی قیصرہ نے اپنے حسن صورت اور سیرت سے انگلستان والون کے دل اوسی دن سے مسخر کئے ہین جب وہ یہان دولہن ہوکر آئی تہین اور آجتک اوس محبت اور وفاداری مین ترقی ہی ہوتی رہی ہے"

حسن اتفاق سے جو یہ مبارک ہمنے اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۸ر جنوری ۱۹۰۱ء مین جدید شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی نسبت دیا تہا اوسمین یہہ الفاظ ہین :-

"آپکی نصفت شعاری۔ آزادی پسندی اور بیدار مغزی کا کامل تجربہ ہوچکا ہے۔ دور دور کے ملکون مین آپکے حسن اخلاق اور فیاضی کی شہرت ہے۔ حسن مکالمہ اور آداب معاشرت مین اونکی نظیر دیجاتی ہے دیار و امصار کے صادر و وارد آپکے خوان نوال کے ذلہ ربا اور حسن اخلاق کے مداح ہین۔ ہر ایک پارٹی کے لیڈر سے بنا رہنے مین آپ اپنی والدہ محترمہ کے خلف الرشید ہین۔ آپکی عالی دماغی کا ادنے ثبوت یہ ہے کہ باوجودیکہ انگلستان کے پولیٹکس مین چالیس سال سے آپکو براہ راست مداخلت ہے۔ مگر پھر بھی آپنے کبھی کسی معاملہ مین اپنی رائے کا اظہار نہ فرمایا اور کسی فریق کے جنبہ دار نہ ہوئے حالانکہ ہر ایک فریق اونہین اپنی طرف کھینچنا اپنے اور اپنی جماعت کے لئے موجب افتخار اور باعث کامیابی خیال کرتا تہا۔ حسن اتفاق سے اونکی شریک رنج و راحت ایک ایسی خاتون ہے جسنے علاوہ اپنے حسن خداداد کے ہر دلعزیزی کا وہ سکہ انگلستان مین بٹہایا ہے جو سوائے کوئین وکٹوریا کے آجتک کسی کو نصیب نہوا"

ہمارے ناظرین خود ہی دیکھ سکتے ہین کہ فقط لفظون کی جزوی تفاوت سے ورنہ مضمون واحد ہے علاوہ برآن عالیجناب نائب السلطنت نے جو تقریر کلکتہ مین یادگار قایم کرنے کے موقع پر فرمائی تو اسمین علیا حضرت کی نسبت یہ بہی بیان فرمایا کہ "ہندوستانیون سے آپکو یہان تک تعلق خاطر تہا کہ ستر برس کی عمر مین اردو زبان سیکہی۔ اور آپ کی نقش بیجان کی حفاظت ہندوستانی خانزادون کی تحویل مین رہی ہے" اوسی تاریخ کے وکیل یعنے پرچہ مطبوعہ ۲۸ جنوری کے لیڈر مین یہی کیفیت ان الفاظ مین بیان ہوئی ہے "پیرانہ سالی مین جبکہ سن شریف ستر سے متجاوز ہوگیا تہا آپنے محض اپنی ہندوستانی رعایا کی دلجوئی کے لئے اردو زبان کا سیکھنا اختیار کیا"۔ آگے چلکر اسی مضمون مین یہ فقرہ بہی درج ہے "یہ اوسی شفقت مادرانہ اور عطوفت بزرگانہ کا ادنے کرشمہ ہے کہ اس وقت جبکہ علیا حضرت کا سارا معزز خاندان وارث تاج نگین ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی رسم تخت نشینی کے لئے ایوان اوسبورن سے لنڈن تشریف لائے ہین فقط وہی اور وہی دو ہندوستانی جان نثار خادم ایکسلینسی کی معیت مین آپ کی نعش بے جان کی محافظت کے لئے متعین ہین"

لنڈن اور امرتسر کے بعد مسافت پر نظر کرکے ایک ہی وقت مین یہہ اتحاد خیالات کا اظہار اور وہ بہی ایسے عالی مرتبت صاحب الرائے سے ہمخیالی کی مغاخرت اگرچہ غرائب سے خالی نہین۔ اور اس حسن توارد پر ہم جس قدر ناز کرین بجا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکہا جائے تو یہ کوئی تعلی کی بات نہین حق یون ہے کہ یہ فقط جوش عقیدت اور حقیقی ارادت ہے جسکے اعلان مین اعلی اور ادنی ممالک محروسہ کی رعایا خواہ بحسب ظاہر بعد المشرقین کی مسافت پر ایک دوسری سے رہتی ہون متفق اللفظ ہین بشرطیکہ اون مین کامن سنس یا یون کہین کہ معمولی سمجہہ موجود ہو۔ +

پچھلے پرچہ مین ہم نے حاجی شیخ بڈہا صاحب میونسپل کمشنر کے افسوسناک وفات کی نسبت لکہا تہا مگر چونکہ تنگی وقت کے سبب سے بتفصیل لکہنے کی گنجایش حاصل نہ تہی اسلئے فقط اوس اعلان پر ہی کفایت کی گئی آج ہم شیخ صاحب موصوم کی نسبت اپنی دلی افسوس کے اظہار کا موقع نکالتے ہین شیخ صاحب کا وطن اصلی اگرچہ گورداسپور کے ضلع مین تہا مگر تیس چالیس سال سے بتقریب تجارت یہین توطن اختیار کر رکہا تہا۔ اگرچہ ابجد کا قفل قاعدہ اب و جد سے ہی پر عمل کرکے فقط چمڑے کی تجارت پر ہی عمر بھر قناعت کی مگر جو حیرت انگیز ترقی انہون نے اس کام مین کی وہ واقعی لاجواب ہے باوجودیکہ ہزارون کا صرف اونکی ہمت عالی کے معمولات مین داخل تہا مگر یہ ہی ہزارون بلکہ لاکہون کا سرمایہ اپنے ورثاء کیلئے چہوڑ گئے۔ حالانکہ بذات خاص پرانی وضع اور اولڈ سکول کے شرفا مین سے تہے مگر زمانہ کی موجودہ ضروریات سے بے خبر نہ تہے اور حتی الامکان دامے درمے قدمے و یرغ نکرتے تہے۔ اگرچہ متعدد مسجدون اور خانقاہون کی تعمیر و مرمت مین تیس چالیس ہزار اوٹہایا مگر سکولون کالجون کی امداد مین بہی بشرط تحریک بڑہکر حصہ لیتے تہے۔ انجمن اسلامیہ امرتسر کے دیرینہ ممبر۔ بلکہ وائس پریسیڈنٹ تہے اور اس انسٹیٹیوشن کو اپنے وقتاً فوقتاً بہت کچہہ مالی اور دماغی امداد دی۔ اتقاء۔ دینداری اور پابندی صوم و صلوٰۃ مین "سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود" کے مصداق تہے۔ باوجود پیرانہ سالی تورع اور پاکدامنی کے خوش پوشی اعلے طرز معاشرت۔ حسن مکالمہ اور ظرافت مین نوجوانون کے لئے دلیل راہ تہے اگرچہ پکے دیندار تہے مگر "خذ ما صفا ودع ما کدر" پر عمل کرتے تہے اور ہمیشہ اور ہر حالت مین نکردہات دینوی سے محفوظ رہتے تہے امور خیر کے اجرا اور قومی بہبود کے امور مین یہانتک شغف تہا کہ اس بیماری مین جس نے آخر کار زندگی کا خاتمہ کر دیا ہم سے تکرار کرکہا کہ حجاز ریلوے کے چندے کی تحریک بہت جلدی ہونی چاہئے اور ہو بہی ہمارے ہی مکان مین تاکہ ہم بہی معقول حصہ لین۔ عمر اگرچہ ستر سے متجاوز تہی مگر قوائے بدستور اعتدال پر تہے اور وجاہت ظاہری مین کوئی کسی طرح کا ضعف معلوم نہ ہوتا تہا البتہ آنکہون کی بینائی کوئی تین چار سال کے عرصہ سے جواب دے گئی تہی اس سبب سے لکہنی پڑہنے سے عاری ہوگئے تہے۔ ۲۷ر رمضان کو حالانکہ بخار شدت سے چڑہ گیا تہا مگر ختم کلام اللہ کیلئے رات بہر اپنی مسجد مین موجود رہے۔ دوسرے دن کا رنگل کا آغاز گردن پر نمودار ہوا۔ اوس سے اگرچہ دو تین ہی دن مین آفاقہ کی صورت نظر آئی مگر ساتھہ ہی حبس بول نے ستانا شروع کیا جسکا علاج اگرچہ پڑہی کوشش اور عرق ریزی سے کیا گیا مگر کارکنان قضا قدر کے آگے کسی کی پیش نہ گئی۔ اور آخر کار پیر کے دن ۲۸ر تاریخ کو شام کے چہہ بجے کے قریب آپکو وہ سفر درپیش آیا جس سے کسی کو چارہ نہین آپکا حسن اخلاق مروت۔ عالی ہمتی اور انسانی پسندی واقعی قابل تقلید ہے۔ حق تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت مین پناہ دے اور اونکے دونون حاجزادگان میان دست محمد اور علی محمد صاحبان کو جو اکثر صفات حسنہ مین اپنے پدر بزرگوار کے پیرو ہین جمیع آفات سے محفوظ رکہے۔ +

اگرچہ ایسے موقعہ پر جبکہ حاجی شیخ بڈہا صاحب کا افسوس ابہی بالکل تازہ ہو کسی ایسی بات کا تذکرہ کسی قدر اجنبی معلوم ہو۔ مگر جہان اونکے شرعی ورثاء اپنے مرحوم و مغفور مورث کی مسند پر متمکن ہوئے اور کوئی وجہ بہی نہین کہ متمکن نہون کیونکہ دنیا کے کام ہی ایسے واقع ہوئے ہین کہ بدون چلائے ایک آن واحد کیلئے بہی ادنی چارہ نہین اسلئے اونکی پبلک حیثیت کے جانشین کی نسبت ہمین بہی کوئی کسی طرح کا ضعف معلوم نہ ہوتا تہا البتہ آنکہون کی بینائی کوئی تین چار سال کے عرصہ سے جواب دے گئی تہی اس سبب سے لکہنی پڑہنے سے عاری ہوگئے تہے۔ ۲۷ر رمضان کو حالانکہ بخار شدت سے چڑہ گیا تہا مگر ختم کلام اللہ کیلئے رات بہر اپنی مسجد مین موجود رہے۔ دوسرے دن کا رنگل کا آغاز گردن پر نمودار ہوا۔ اوس سے اگرچہ دو تین ہی دن مین آفاقہ کی صورت نظر آئی مگر ساتھہ ہی حبس بول نے ستانا شروع کیا جسکا علاج اگرچہ پڑہی کوشش اور عرق ریزی سے کیا گیا مگر کارکنان قضا قدر کے آگے کسی کی پیش نہ گئی۔ اور آخر کار پیر کے دن ۲۸ر تاریخ کو شام کے چہہ بجے کے قریب آپکو وہ سفر درپیش آیا جس سے کسی کو چارہ نہین آپکا حسن اخلاق مروت۔ عالی ہمتی اور انسانی پسندی واقعی قابل تقلید ہے۔ حق تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت مین پناہ دے اور اونکے دونون حاجزادگان میان دست محمد اور علی محمد صاحبان کو جو اکثر صفات حسنہ مین اپنے پدر بزرگوار کے پیرو ہین جمیع آفات سے محفوظ رکہے۔ +

اگرچہ ایسے موقعہ پر جبکہ حاجی شیخ بڈہا صاحب کا افسوس ابہی بالکل تازہ ہو کسی ایسی بات کا تذکرہ کسی قدر اجنبی معلوم ہو۔ مگر جہان اونکے شرعی ورثاء اپنے مرحوم و مغفور مورث کی مسند پر متمکن ہوئے اور کوئی وجہ بہی نہین کہ متمکن نہون کیونکہ دنیا کے کام ہی ایسے واقع ہوئے ہین کہ بدون چلائے ایک آن واحد کیلئے بہی ادنی چارہ نہین اسلئے اونکی پبلک حیثیت کے جانشین کی نسبت ہمین بہی کوئی کسی طرح کا ضعف معلوم نہ ہوتا تہا البتہ آنکہون کی بینائی کوئی تین چار سال کے عرصہ سے جواب دے گئی تہی اس سبب سے لکہنی پڑہنے سے عاری ہوگئے تہے۔ ۲۷ر رمضان کو حالانکہ بخار شدت سے چڑہ گیا تہا مگر ختم کلام اللہ کیلئے رات بہر اپنی مسجد مین موجود رہے۔ دوسرے دن کا رنگل کا آغاز گردن پر نمودار ہوا۔ اوس سے اگرچہ دو تین ہی دن مین آفاقہ کی صورت نظر آئی مگر ساتھہ ہی حبس بول نے ستانا شروع کیا جسکا علاج اگرچہ پڑہی کوشش اور عرق ریزی سے کیا گیا مگر کارکنان قضا قدر کے آگے کسی کی پیش نہ گئی۔ اور آخر کار پیر کے دن ۲۸ر تاریخ کو شام کے چہہ بجے کے قریب آپکو وہ سفر درپیش آیا جس سے کسی کو چارہ نہین آپکا حسن اخلاق مروت۔ عالی ہمتی اور انسانی پسندی واقعی قابل تقلید ہے۔ حق تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت مین پناہ دے اور اونکے دونون حاجزادگان میان دست محمد اور علی محمد صاحبان کو جو اکثر صفات حسنہ مین اپنے پدر بزرگوار کے پیرو ہین جمیع آفات سے محفوظ رکہے۔ +

اگرچہ ایسے موقعہ پر جبکہ حاجی شیخ بڈہا صاحب کا افسوس ابہی بالکل تازہ ہو کسی ایسی بات کا تذکرہ کسی قدر اجنبی معلوم ہو۔ مگر جہان اونکے شرعی ورثاء اپنے مرحوم و مغفور مورث کی مسند پر متمکن ہوئے اور کوئی وجہ بہی نہین کہ متمکن نہون کیونکہ دنیا کے کام ہی ایسے واقع ہوئے ہین کہ بدون چلائے ایک آن واحد کیلئے بہی ادنی چارہ نہین اسلئے اونکی پبلک حیثیت کے جانشین کی نسبت ہمین بہی کوئی کسی طرح کا ضعف معلوم نہ ہوتا تہا البتہ آنکہون کی بینائی کوئی تین چار سال کے عرصہ سے جواب دے گئی تہی اس سبب سے لکہنی پڑہنے سے عاری ہوگئے تہے۔ ۲۷ر رمضان کو حالانکہ بخار شدت سے چڑہ گیا تہا مگر ختم کلام اللہ کیلئے رات بہر اپنی مسجد مین موجود رہے۔ دوسرے دن کا رنگل کا آغاز گردن پر نمودار ہوا۔ اوس سے اگرچہ دو تین ہی دن مین آفاقہ کی صورت نظر آئی مگر ساتھہ ہی حبس بول نے ستانا شروع کیا جسکا علاج اگرچہ پڑہی کوشش اور عرق ریزی سے کیا گیا مگر کارکنان قضا قدر کے آگے کسی کی پیش نہ گئی۔ اور آخر کار پیر کے دن ۲۸ر تاریخ کو شام کے چہہ بجے کے قریب آپکو وہ سفر درپیش آیا جس سے کسی کو چارہ نہین آپکا حسن اخلاق مروت۔ عالی ہمتی اور انسانی پسندی واقعی قابل تقلید ہے۔ حق تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت مین پناہ دے اور اونکے دونون حاجزادگان میان دست محمد اور علی محمد صاحبان کو جو اکثر صفات حسنہ مین اپنے پدر بزرگوار کے پیرو ہین جمیع آفات سے محفوظ رکہے۔ +

(بودی)

+ ہم بشرط ضرورت اس بارہ مین پہر لکہین گے۔ +

سڈنی کی چٹھی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل امرتسر پس از سلام مسنون الاسلام واضح رائے شریف ہو۔ کہ مین بڑی خوشی سے آپکو جتلانا چاہتا ہون۔ کہ یہان سے بہی سڈنی کے مسلمانون نے حجاز ریلوے کیواسطے ملک شام کو چندہ ارسال کردیا ہے۔ اور انشاء اللہ آیندہ بہی کوشش ہوتی رہیگی کہ اور چندہ جمع ہو اور ہم بہی ثواب عظیم مین شریک ہون۔

اِس سال (۱۹۰۱ء) سے آسٹریلیا کے پانچون حصے متحد ہوگئے ہین۔ یعنی پہلے تو پانچون نوآبادیون کے علیحدہ علیحدہ گورنر انگلینڈ سے آیا کرتے تہے۔ اب صرف ایک ہی گورنر جنرل انگلینڈ سے آیا کرے گا۔ جو پانچون صوبون پر حکمران رہا کریگا۔ اور جسکا صدر مقام مادر انخلافہ سڈنی مین ہوگا۔ اور باقی علیحدہ علیحدہ صوبون کی گورنمنٹین اپنے اپنے صوبون مین رہینگی۔ گویا کہ اس طرح سے جو خرچ آگے پانچ گورنرون کو دیا جاتا تہا وہ بند ہوگیا اور اوسکی بجائے صرف ایک گورنر جنرل رہجانیسے ملک کا خرچ کم ہوگیا جسے صاحبان انگریز کومن ویلتھ کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ اسلئے کومن ویلتھ کی تیاری مین ملک ملک سے سپاہی لوگ منگوائے گئے تہے۔ انگلینڈ سے تقریباً ایک ہزار گورہ فوج اور علی ہذا کینیڈا۔ نیوزیلینڈ۔ مائی لنڈ وغیرہ وغیرہ سب جگہہ سے سپاہی آئے تہے۔ بلکہ ہمین ۱۹۰۰ء سے ہی خبر لگ گئی تہی کہ ہماری ہندوستانی سپاہ بہی آئیگی۔ اِس خبر کو سنکر ہمارے دل پھول کیطرح کہل رہے تہے۔ اور انکی آمد کا بڑا انتظار تہا۔ کہ کب ہمارے ہندوستانی بھائی آوین اور ہماری لئے باعث فخر ہو۔ چنانچہ آخر دسمبر کو ایک سو اسی جوان سڈنی مین تشریف فرما ہوئے جہاز پر اس قدر ہجوم تہا کہ ہر چار سو آدمی ہی آدمی نظر آتا تہا اور خالی زمین دیکہنی محال تہی۔ غرضیکہ بڑی خاطر تواضع سے یہان کی گورنمنٹ نے اونکو ایک جگہہ ڈیرے خیمے ڈالنے کا حکم دیا۔ اور پہر روز مرہ اونہین دیکہنے کو اس قدر انگریز لوگ مرد۔ عورت اور بچے آتے تہے کہ جسکا شمار لگانا دشوار تہا۔ امیر امیر آکر اون کو مبارکباد دیتا اور نہایت مسرت سے خیر و عافیت پوچھتا تہا۔ بلکہ جب مین اونکو دیکہنے کے واسطے جایا کرتا۔ تو میرے ساتہہ ایک بہیڑ یہان کے امیرون کی ہو جاتی تہی۔ کہ مین اونکو ہندی زبان کا ترجمہ انگریزی مین بتا دیتا تہا۔ اور کئی انگریزون نے اونکے گہر لیجانے اور دعوت وغیرہ کے واسطے بہی کہا۔ مگر ہندوستانی بہائی اونکا کہانا کہان قبول کرتے تہے؟ چند ایک سپاہی بندہ کے ہمراہ غریب خانہ پر آتے جاتے رہے۔ اور خوب انکو شہر کی سیر کرائی گئی جسکو دیکہکر وہ عش عش کرتے تہے اور بہشت بریں کا نمونہ بتلانے لگے۔ یہان مرد اور عورت سب اُن کو دیکہکر خوش ہوتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ بہی ہمارے قوت بازو اور پشت پناہ ہین۔ آنیکے تین چار دن بعد انکو نیزہ بازی وغیرہ فنون سپاہگری کے دکہانے کا حکم ہوا جسپر بہی ہندوستانیون نے بڑا مزہ کیا۔ ہر ایک شخص کے مونہہ سے واہ واہ کا نعرہ بلند ہوتا تہا۔ جس روز سپورٹ (کرتب) وغیرہ ہوتا اس قدر خلقت جمع ہوتی تہی کہ بیان سے باہر ہے۔ حالانکہ ایک شلنگ کا ٹکٹ لیکر تماشہ دیکہنے کی اجازت ہوتی تہی۔ اور پہر اتفاق سے اور انگریزون کی مصنوعی جنگین ہوتی رہین۔ غرضیکہ جتنے دن ہندوستانی یہان رہے ایک عجیب تماشہ رہا۔ اور جب ہر ایک شخص اونکی تعریف کرتا تو ہمارے بدن ناری خوشی کے جامہ مین پہولے نہ سماتے تہے۔ گویا کہ اُن کے آنیسے ہماری عزت دوبالا ہوگئی۔ ہر ایک تہیٹر کا جو شہر مین ہوتا تہا انہین مفت ٹکٹ دیا جاتا تہا اور ریل وغیرہ کا کرایہ بہی معاف تہا جس جگہہ چاہین چلے جاوین۔ پہر گورنر جنرل لارڈ ہوپ ٹاؤن کیطرف سے اونکو دعوت دیگئی اور انکی اس قدر عزت کیگئی کہ کبہی انگلینڈ والون اور دیگر اجنبی سپاہیون کی بہی نہ کی گئی ہوگی اور جتنے دن وہ یہان رہے۔ ہر ایک چہوٹے افسر کو دس شلنگ روزانہ اور بڑے افسرون کو ایک پونڈ روزانہ علاوہ خوراک وغیرہ کے ملتا رہا۔ اور گورنمنٹ ہند کی طرف سے انکو الاؤنس علاوہ انکی اصلی تنخواہون کے ملتا رہا۔ اور یہان کا خرچ اس جگہہ کی گورنمنٹ نے ادا کیا۔ آخر کار ۱۴۔ ماہ حال کو وہ سب انگلینڈ وغیرہ ممالک کی سپاہ سمیت کوئینز لینڈ کو اوسی کومن ویلتھ کی تقریب مین شریک ہونیکے واسطے چلے گئے۔ اور سنا گیا ہے کہ وکٹوریا نیوزیلینڈ اور ساؤتھ آسٹریلیا کی گورنمنٹون نے بہی انہین بلانے کے واسطے گورنمنٹ ہند سے اجازت مانگی ہے۔ جو امید ہے کہ منظور ہو جاوے گی۔ اور ڈیوک آف یورک کے آنے تک وہ آسٹریلیا مین رہینگے۔

مگر ایک بات کے لحاظ سے اون مین بڑا نقص اور نہایت ہی بد تہذیبی پائی گئی وہ یہ کہ اُن کے نوکر جو اُن کے ہمراہ ہندوستان سے آئے تہے۔ ایسے میلے کچیلے رہتے تہے کہ خدایا تیری پناہ! بس آپ یہ خیال کرلین کہ جیسے وہ ہندوستان مین رہا کرتے ہین بالکل اسی حال مین یہان بہی رہتے تہے۔ لنگوٹی باندہے۔ کمبل اوڑہے۔ پاؤن سے ننگے پہرتے تہے۔ جنکو دیکہکر انگریز لوگ ہنس پڑتے تہے۔ ہر چند ہم لوگون نے اونکو سمجہایا۔ مگر وہ باز نہین آتے تہے۔ اور اُسی میلی ہندوستانی پوشاک کو حرز جان سمجہکر اُس کو بدن سے دور نہین کرتے تہے۔ ہمارے سب فوج والے عہدہ دار تہے اور ہر ایک کے پاس دو دو تین تین تمغے بہی تہے جنکو انگریز لوگ بڑی خوشی سے دیکہتے اور آفرین کہتے تہے۔ اُن مین ایک افسر مصری خان نام ذات کا ٹوانہ تہا۔ اوسکی سواری اور نیزہ بازی پر ہر شخص دنگ تہا۔ بلکہ یہان کے لوگ اُسکو سواری مین دنیا بہر سے افضل جانتے تہے۔ +

غرضیکہ ہندوستان کا نام اِن مردون کی وجہ سے آسٹریلیا مین اس قدر مشہور ہوگیا۔ کہ ہمارے اور انگریزون کے لئے ایک فخر سمجہا جاویگا۔ اور اِن جوانون کے آنے سے ہندوستانیون اور انگریزون کے دلون مین باہمی محبت ایسی پیدا ہوگئی ہے جیسی ایک ماں کے بچون مین ہوتی ہے گویا کہ ہم اور انگریز ایک "مادر مہربان" (ملکہ معظمہ) کی اولاد ہین۔ چنانچہ بعض انگریزون کا منشا ہے کہ گورنمنٹ سے استدعا کیجاوے کہ ہر سال ہندوستان سے فوج آیا کرے۔ اور چندے رہکر پہر چلی جایا کرے۔ گویا کہ وہ ایک برادرانہ رابطہ آسٹریلیا اور ہندوستان مین پیدا کرنیکی کوشش کر رہے ہین۔ جسکو مین بلکہ میری دانست مین ہر ایک اہل ہند پسند کریگا۔ اور اس سے چند در چند فوایدہی متصور ہین۔ خداوند تعالیٰ سے میری یہی دعا ہے کہ ہمیشہ ہندوستان پر اپنا فضل رکہے۔ اور ہندوستانی ہر میدان اور ہر امتحان مین بالادست رہین۔ مین آپ سے بعجز و ادب التماس کرتا ہون کہ ان چند سطور کو ضرور اپنے اخبار گوہر بار مین جگہہ دیوین۔ تاکہ میری سب ہندی بہائیون کو اپنے سپاہی مردون کی بہادری اور پیارے وطن کی نیک نامی سنکر فخر و مسرت حاصل ہو۔ اور اسی طرح اپنے ملک کی ترقی اور بہبودی مین ہر شخص ساعی رہے۔ فقط والسلام۔

محمد عبدالحکیم از شہر سڈنی ملک آسٹریلیا۔

صاحب ایڈیٹر اخبار "وکیل" امرتسر۔ تسلیم۔ اوگا۔ انجمن دائرہ اوس عنایت کی شکر گزار ہے جو آپنے اپنی اخبار مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء (صفحہ ۱۱ کالم ۲) کے ذریعے سے اوس کا نام شہر کرنے مین صرف فرمائی۔

ثانیاً۔ اہل اسلام عموماً اور حامیان اردو خصوصاً اکثر زبانی جمع خرچ کے عادی ہو رہے ہین جابجا جلسے منعقد کر کے طولانی اسپیچین دیدینا معیار ترقی قرار دیا گیا ہے حالانکہ

زیادۃ القول تحکی النقص فی العمل

دراصل اردو زبان کے بکار آمد بنانے مین ابہی تک کوئی ایسی محکم کوشش متفقہ و مجموعی حیثیت سے نہین کی گئی جس سے حسب دلخواہ نتائج نکلتے۔ جتنی کتابین علمی وغیرہ ابتک شایع ہوئی ہین اکثر بہ غرض تجارت ہین نہ بخیال نفع رسانی اہل ملک و قوم۔ اگر اون کتب سے کسی فرد خاص نے کوئی نفع حاصل کیا ہو تو وہ اوسکی خوبی ہے نہ کتب فروشون اور مدعیان ہمدردی کی۔ فہرستون اور اشتہارون مین اتنی کثیر تعداد ہر علم و ہر فن کی کتابون کی دیکہکے۔ دل مین ایک ہوک اٹہتی ہے کہ افسوس جس زبان مین ایسی ایسی کتابین موجود ہون اور جو زبان ہر ایک تعلیم یافتہ ہندوستانی کی (خواہ

Chamberlain's Cough Remedy.

یہ دوا سخت سے سخت زکام اور اوسکے متعلق تمام مشکل سے مشکل اور پیچیدہ شکایات کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ مثلاً تالو اور حلق کی خارش آواز کی خرابی۔ گلے کی خراش اور شدت کی کہانسی وغیرہ۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملتی ہے۔

وہ ہندو ہو یا مسلمان ازبان ہونیکا فخر کہتی ہو وہ اسطرح بحالت خمول وکس مپرسی پڑی رہے اوس پر ایسے بیجا حملے کئے جائین جس کی وہ مستوجب نہین اور اوسمین اب تک نصاب تعلیم درست نہ ہو ؎

وائے بر بادبہ کاری ما

نجوم جفر تاریخ حساب ہیئت ہندسہ جملہ ریاضیات فلسفیات منطق طب جغرافیہ علم میکانات (مکانک) حمل اثقال وجر اثقال الٰہیات دینیات قانون واخلاق موسیقی ادب انشاء دینا مین کون علم ہے اور کون علمی شعبہ ہی جس سے زبان اُردو خالی ہے پھر کیا وجہ کہ تعلیم و درس مین اسکا قدم پیچھے رہے۔

حالات مذکورہ بالا کے دیکھتے ہوئے یہ انجمن بعض اخوان الصفا کی تحریک سے بنا کی گئی اب تک اس مین وہی لوگ شامل ہین جو بان جوین پر قناعت کر کے نفع رسانی اہل ملک کے دل سے مدعی ہین نہ وہ حضرات جو زبانی ہمدردی جتا کے اپنا دامن جھاڑ لیتے ہین۔ چندے کا نام اتنا مخوف نام ہی جس مین شریک ہونے سے قوم کا نون پر ہاتھ دھرتی ہے اور یہ کسیقدر حق بجانب بھی ہے کیونکہ جتنی کامو نمین اوس نے مالی امداد کی اکثر اوسکا کوئی ظاہر نفع نہین ہوا امید تو ہی کہ ایسے حضرات جنکی قومی محبت محمول بر صدق معلوم ہوتی ہے "ہمت مردان مدد خدا" پر دل کو ڈھارس دیکر اس کام مین بقدر طاقت بشری سعی کرینگے نہ بقول ایکے ؎

چشم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است۔

جلسے برابر ہو رہے ہین چنانچہ اب کے جو جلسہ قرار پایا ہے۔ اسمین ایک نظم "محبت" کے سبجکٹ پر اور ایک رسالہ علم منطق مین لائق تعلیم اطفال پیش کیا جائیگا۔ اور غالباً آئندہ جلسونمین متعدد کتابین مختلف علوم و فنون کی جمع ہو جائینگی۔ جنکے شائع ہونے کی حتے الامکان کوشش کی جائے گی۔

امید کہ اپنی بیش بہا رائے سے وقتاً فوقتاً آپ بھی مدد دیتے رہینگے۔ اور اس مراسلہ دنیز کارروائی ہائے انجمن کو جبکی اطلاع آپکو بذریعہ اخبار آزاد ہوتی رہے گی اپنے معزز اخبار مین شایع فرمائین گے۔

محمد سجاد حسین سکرٹری انجمن۔

ترجمہ تقریر مولوی سید واحد حسین صاحب بی۔ ایل ایڈیٹر مسلم کرانکل کلکتہ۔ جو آپنے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ رامپور کے موقعہ پر ایک ریزولیوشن متعلقہ قیام ریزیڈنشل یونیورسٹی بمقام علیگڈھ کی تائید مین بزبان انگریزی کی تھی۔

جناب صدر انجمن صاحب و حاضرین مجلس!

مین اس تجویز کی تائید مین صرف چند الفاظ عرض کرنیکی غرض سے کھڑا ہوا ہون۔ کیونکہ جب دل بھرا ہوا ہو اور خیالات گہرے اور جوشیلے۔ اسوقت جتنے مختصر اور جسقدر زیادہ سادہ الفاظ کہے جائین اتنے ہی اچھے ہوتے ہین یہ ریزولیوشن بلحاظ اپنی نوعیت کے ایسا ہے کہ منظوری کیلئے میری کیا کسی کی بھی سفارش کا محتاج نہین۔ کیونکہ اسکا پر منفعت ہونا ہی اسکے لئے کافی سفارش ہے۔ اوکسفورڈ یا کیمبرج کے نمونہ پر ہندوستان مین ایک ریزیڈنشل یونیورسٹی کا قایم کرنا ایسا اہم کام ہے جسکی ابنائے ملک کو اشد ضرورت ہے (ہیر اہیر!) ہندوستان مین اسوقت متعدد یونیورسٹیان موجود ہین۔ مگر افسوس وہ کچھ ایسے اصولون پر چلائی جاتی ہین کہ اکثر موقعون پر انکے مفید اور ضرورت وقت کے مطابق ہونیکی نسبت مخالفانہ ریمارک کئے جا چکے ہین۔ پے در پے وایسرائے لارڈ کرزن اور چانسلر نائب چانسلر جیسے فاضلون نے ان یونیورسٹیون کی بیقاعدہ اور مختلف المرکز تعلیم پر صرف نکتہ چینیان ہی نہین کین بلکہ ان کی اس بیڈھنگی روش کو قابل الزام بھی ٹھہرایا ہے کہ طلباء کے دماغون مین مختلف علوم کے پریشان مجموعے انداہا دھند ٹھونس کے بھرے جاتے اور اسطرح انہین امتحان پاس کرائے جاتے ہین اور صاحبان ممدوح نے ان کے وہ نقائص بھی بتائے ہین جو سراسر قطرتانی و اصلاح کے محتاج ہین۔ ہماری موجودہ یونیورسٹیان در اصل صرف امتحان لینیوالی جماعتین ہین۔ انہین اس بات کی چندان پروا نہین کہ امیدوار امتحان کو تعلیم کس قسم کی دیجاتی ہے۔ سال بسال یہ یونیورسٹیان امتحان دہندگان سے ایسے خیالات و معروضات کا ایک ڈھیر لیتی رہتی ہین جو انہون نے مختلف مصنفین کی تصانیف سے اخذ کئے ہوتے ہین مگر افسوس کہ بدقسمتی سے نہ وہ (طلباء) انکو کی حقہ سمجھتے ہین۔ اور نہ انپر بقدر ضرورت حاوی ہوتے ہین۔ امتحان کا یہہ خود غرضانہ طریقہ نوجوان امیدوارون پر نہایت ہی زبون اثر پیدا کرتا ہے۔ وہ جو امتحان مین کامیاب ہونیکی خاطر مضامین کو محض طوطے کیطرح رٹتے ہین اس سے دماغ پر متواتر بے اندازہ بوجھ پڑتا رہتا ہے اور نتیجہ یہ کہ انکے قوائے ذہنی کی بڑھوتری ماری جاتی ہے صحت خراب ہو جاتی ہے اور دماغی قابلیتین کمزور ہو جاتی ہین۔ (ہیر اہیر! از ورسے نعرۂ تحسین)

ہندوستانی یونیورسٹیون کے خود غرض ممتحنون کو اگر کول مرچنٹس (تاجران کوئلہ) کی سنڈیکیٹ سے تشبیہ دی جائے تو کچھ بیجا نہو گا۔ ان لوگون کا مدعا فقط یہ ہوتا ہے کہ کان سے جسقدر زیادہ کوئلہ نکل سکے لے لیا جائے اس سے کچھ بحث نہین کہ کانون کی کیا حالت ہے اور اس بے محابا دستبرد سے وہ کس درجہ کو پہونچ جائینگی یا اگر ان حضرات کو اس مثل کا مصداق قرار دیا جائے تو بیجا نہو گا کہ "مردہ دوزخ مین جائے چاہے جنت مین۔ انکو اپنے حلوے مانڈے سے غرض"۔ زیادہ تر ستم کی بات یہ ہے کہ ان ممتحنون کو کوانٹیٹی (مقدار) سے مطلب ہوتا ہے نہ کوالیٹی (خوبی یا خرابی) سے چنانچہ وہ عموماً یہ بات دیکھا کرتے ہین کہ کس نے زیادہ لکھا ہے۔ خواہ وہ زیادہ کیسا ہی دلدر اور لچر پوچ بھی کیون نہ ہو۔ یہ مدنظر نہین ہوتا کہ کس نے اچھا لکھا ہے۔ پس نظر بحالات موجودہ جب ہم دیکھتے ہین کہ ان یونیورسٹیون نے ایسا بیڈھنگا اصول رکھا ہوا ہے تو اس سے یہ لازم آیا کہ ایک یونیورسٹی ہماری اپنی ہونی چاہئے جو ان سب سے علیحدہ ہو اور جس مین ایسے عاقلانہ اصولون پر تعلیم دیجائے کہ نوجوانان قوم ان یونیورسٹیون کی سی اوہوری نہین بلکہ مکمل تعلیم پاکر عمدہ لیاقت بھی حاصل کر سکین اور انکی صحت اور قوائے دماغی وجسمانی کا بھی ستیاناس نہ ہو جیسے کہ موجودہ خشک تعلیم اور اصلاح طلب امتحانات کی وجہ سے ہوتا ہے۔

صاحبان! علاوہ ازین میرے پاس اس ریزولیوشن کی تائید کرنے کی اک اور بھی وجہ قوی ہے وہ یہ کہ: ایسا کون ہے جسے اپنی قومی یونیورسٹی پر فخر نہ ہو گا (ہیر اہیر!!) یہ کچھ کم فخر و مسرت کی بات نہو گی کہ مسلمانان ہند کا اپنا دار العلوم ہو۔ وہی اسکے سرپرست ہون وہی اسکے مالک و مختار اور وہی اسکو چلانیوالے کہ جسطرح مناسب سمجھین اپنی قومی ضروریات وقت کے مطابق اسکے اصول و ضوابط مقرر کرین اور انپر کاربند ہو کر خاطر خواہ دینی و دنیاوی فوائد سے بہرہ یاب ہون۔ مجھے امید نہین کہ مسلمانون مین کوئی فرد واحد بھی ایسا ہو گا جو فلاح دارین کا خواہان نہو۔ ہرگز نہین۔ ایسی یونیورسٹی کا قیام جو بذریعہ اس ریزولیوشن کے تجویز کی گئی ہے بلاشبہ قوم مسلمانان کے حق مین بڑی عزت کا موجب ہو گا۔ ہان نہ صرف عزت کا بلکہ قابل نازشان و شوکت کا بھی (نعرۂ تحسین و مرحبا!) میرے نزدیک یہ تجویز اُن خیالات عالی کا جو انسانی ذہانت سوچ سکتی ہے اشرف ترین نمونہ ہیں۔ ایک خوبصورت مورت جسے ایک کاریگر سنگتراش نے گھڑا ہو۔ صرف بنانیوالے کا نام قائم رکھتی ہے یا اس شخص کا جس کی وہ مورت ہے اسی طرح ایک عظیم الشان عمارت خواہ وہ کیسی ہی اعلیٰ صنعت کا نمونہ ہو صرف اسکے مالک کی یادگار ہوتی ہے۔ علی ہذا القیاس ایک پل جو بڑی حکمت اور دانائی سے تعمیر ہوا ہو۔ اپنے تعمیر

خنازیر (گلے کی نہایت خطرناک بیماری) کے علاج مین بسا اوقات ذرا سی بھی ڈھیل جس سے کہ ڈاکٹر کو پاس جانے تک کی دیر بڑی مہلک ثابت ہوتی ہے اس واسطے سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین تدبیر یہ ہو گی کہ کوئی عمدہ اور قابل اعتماد دوا گھر مین موجود رہے۔ مگر اسبارہ مین Chamberlain's Pain Balm سے بڑھکر کوئی چیز نہین ہے اسمین کوئی خواب آور یا مخدر اجزا کسیصورت مین بھی نہین ہین بوڑھے سے لگا کر جوان اور بچہ کو یکسان مفید پڑتی ہے

Chamberlain's Pain Balm

یہ درد کی دوا لگاتے ہی بہت جلد امراض ذیل کو شفا بخشتی ہے:- گلے کی خشونت۔ دم مفاصل۔ درد اعصاب اور جوڑونکی سختی و خرابی۔ فروخت کیلئے ہر دم تیار رہتی ہے +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملتی ہے۔

وتجویز کرنیوالے انجنیر کی ہنرمندی وکمال کو ظاہر کرتا ہے اور صرف مقامی خلق اللہ کو اس سے ایک حد تک فائدہ پہونچتا ہے مگر ایک کالج یا دارالعلوم (یونیورسٹی) سے دور و نزدیک کے لوگون کو عالم گیر فیض عام پہونچتا ہے کیونکہ اس سے پہلے تو اس مقام خاص کی تاریکی جہالت دور ہو جاتی ہے جہان وہ واقع ہو۔ پھر اسکے انوار علوم کی شعاعین دور دور تک پہونچکر ایک عالم کو منور کر دیتی ہین۔ انسانی ذہانتین اسکے انوار علوم سے اقتباس کرتی ہین۔ قومی قابلیتین ترقی پکڑتی اور فروغ پاتی ہین۔ اور نتیجہ یہ کہ اول قومی خصائل کی بنا پڑتی ہے اور رفتہ رفتہ نیشنل کیریکٹر تہذیب و شائستگی کے مدارج اعلیٰ پر پہونچ جاتا ہے جس کے یہ معنی کہ وہ قوم دنیا مین وقعت عظمت۔ دولت و ثروت شان و شوکت غرض سب ہی کچھ حاصل کر لیتی ہے۔ (بڑے زور سے دیر تک نعرۂ تحسین!) اگر یہ خیال اور یہ تجویز جو ہم لوگون کو ایک قومی دارالعلوم کی بابت سوجھی ہے کوئی اعلیٰ خیال اور مہتم بالشان تجویز نہین تو پھر مین نہین جانتا کہ اور ایسا کونسا خیال اور کیا تجویز ہوگی جسے اعلیٰ اور عمدہ و اہم کہہ سکین (ہیر ہیر!!)۔

صاحبان! جب ہم اپنی ہمسایہ قومون کی طرف دیکھتے ہین تو انھین اسقدر آگے بڑھا ہوا اور ترقی یافتہ پاتے ہین کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ نہین نہین۔ اُنکے مقابلہ مین اپنی پستی و پریشان حالی پر رونا آتا ہے شرم آتی ہے؟ ان اقوام کی افراد کو ہوتے یہ قابل فخر موقع حاصل ہے کہ ہندوستان مین برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ رہ کر اسکی برکت سے جو فائدہ اُنھون نے اٹھایا ہے اُسے دیکھ دیکھ کر خوش ہون اور تبسم زیر لب ہو کر اپنے کارنامی فخریہ بیان کرین انھین اپنے اخبارات اور رسالجات پر جتنا کچھ ناز ہو بجا ہے۔ اعلیٰ اعلیٰ تصنیفات پر جسقدر فخر ہو زیبا ہے۔ علم کے شیدائی اور تحقیقات علمی کے پیاسے غرض کہ انکے جملا اہل قلم اپنی قوم کے زیور ہین بلکہ درخشان جواہر۔ یہی حال انکے فصیح البیان اور علیق اللسان پبلیکرون (مقررون) کا ہے اسی پر بس نہین بلکہ متعدد شفاخانے۔ کتب خانے۔ درسگاہین جنھین صرف سکول ہی سکول نہین چند کالج بھی ہین جو اول درجہ کے گورنمنٹ کالجون اور سرکاری مدرسون کا اچھی طرح مقابلہ کر سکتے ہین۔ علاوہ برآن اُنھین ایک یونیورسٹی کی بھی دھن لگی ہوئی ہے جس کیلئے اک بڑی بھاری رقم وصیت کیجا چکی ہے۔ صاحبان! اس سے میری مراد مسٹر ٹاٹا کی یونیورسٹی ہے اسیطرح بنارس کالج۔ کہ کوئی بھی قوم کی قوم تن من دھن سے حاضر اور مستعد ہے۔

پھر صاحبو! کیا آپ مسلمانون کے کسی روزنامہ اخبار کا نام لے سکتے ہین؟ نہین! شرم شرم!! کیا آپ کوئی سکول یا کالج بتا سکتے ہین جو آپکا اپنا ہوا اور دیگر اقوام کی درسگاہون کے مقابلہ مین سکول یا کالج کہلانے کے لایق ہو۔ بجز ایک مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے۔ پس اے سامعین باتمکین! اب آپ ہی ایک لمحہ کیلئے سوچین اور فرمائین کہ کیا علی گڑھ مین ہماری ایک قومی یونیورسٹی کا قائم ہونا ہمارے لئے ایک اعلیٰ مقصد اور شاندار کام نہوگا؟ (کیون نہین!) (بڑے زور سے نعرۂ تحسین)۔

مگر حضرات! ہم لوگون مین اک ایسا گروہ بھی ہے جسے قومی ترقی پر عقیدہ نہین ہوتا۔ وہ ہماری مساعی کو ایسی نظر سے دیکھتے ہین گویا کہ انکے نزدیک یہ ساری تگ و دو اک فوری جوش کا ناپائدار نتیجہ ہوتی ہے انکو پندارین قومی یونیورسٹی کا قیام ناممکنات سے ہے ہین ایسے اصحاب سے ملتجی ہون کہ اس قسم کی شکوک و شبہات کو دور کر دین جو انکے دماغون مین ہماری کانفرنس کی اخیر مین حاصل ہونیوالی کامیابی کے متعلق پیدا ہو گئی ہین انھیر۔ لازم ہے کہ آثار زمانہ کو مطالعہ فرمائین اور شکوک کو دلمین جگہ دینے سے پہلے ازراہ کرم ایک لمحہ تکیئے اتنا سوچیے کہ قومی ترقی اور تمدنی اصلاح کے وکلا نے ان گذشتہ چودہ سال کے قلیل عرصہ مین کسقدر کامیابی حاصل کر لی ہے (ہیر ہیر!!)۔ انھین یاد رکھنا چاہیے کہ اُن مقاصد کے حصول مین جو قومی ترقی اور قوم کی تمدنی اصلاح کے متعلق ہوتے ہین کچھ عرصہ بھی درکار ہوتا ہے۔ یہ منہ کا نوالہ نہین کہ کہا اور حلق سے اترا ضرور ہے کہ ہمیں اپنی کامیابی کیلئے کسیقدر زمانہ کا انتظار کرنا پڑے۔ لیکن وہ اشخاص جنھون نے تمدنی اصلاح اور قومی ترقی کو اپنا مقصد

چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی Chamberlain's Cough Remedy

دمہ اور کھانسی وغیرہ امراض کو بالخصوص اور سینہ پھیپھڑے۔ گلو اور حلق سے متعلق جملہ شکایات کو بالعموم رفع اور شرطیکہ شفا بخشتی ہے۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

قرار دیکر اسی پیش نظر رکھ لیا ہے کبھی ایسے شبہات کو جو سراسر سطحی دردون ہمتی کی دلیل ہو آپ مین راہ نہین پا سکتے کیونکہ شکوک و شبہات کا یہ قاعدہ ہے کہ مشکلات پر غالب آنیکی مستعد یقین اپنی کامیابی کے متعلق پکا بہروسہ یا توکل اور تیر مستعدی و جوش وغیرہ غرض ان سب کے حق مین مضر پڑتے اور انسان کو مایوس کر کے اسکی ہمت توڑ دیتے ہین سچ پوچھو تو آوہی مشکلات ہوتے ہیں کہ کیا چکی ہین اور اب قلم و رقم فتح و نصرت تمہیں کہ کارنامہ انشاء اللہ بالکل قریب لگا ہے۔ لہذا مین اُن حضرات سے جنکو شکوک اور شبہات نے دبا رکھا ہے ادب ملتمس ہون کہ آثار زمانہ کو ملاحظہ فرمائین اور دیکھین کہ ہماری سوسائٹی مین حالا کی دلچسپی کی بیدار کرنیوالی سپرٹ کیسی موجزن ہے۔ اُسی تن بے جان کو جو کل تک استخوان خشک کی مانند و اوسی غربت مین پڑا ہتا آج دیکھو کہ محض خداوند قادر مطلق کے فضل و کرم سے انمین جان پڑ گئی ہے۔ اس زمانہ کی مسلم کمیونٹی وہ مسلم کمیونٹی نہین رہی ہے جو لارڈ رپن کے عہد مین تھی قوم مسلمانان گذشتہ اور موجودہ دونو حالتون مین اُس سے کہین زیادہ بین فرق پڑ گیا ہے جتنا کہ لارڈ رپن کے وقت کے ہندوستان اور لارڈ ڈالنہوزی کے وقت کے ہندوستانین تھا (ہیر ہیر!!)۔ علی گڈھ کے جوان ہمت پیر مرد نے جو سُریلی مگر ہوشیار! خبردار! یا گردینے والی ہمدانگائی تھی وہ کچھ ایسی جادو بھری نکلی کہ ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک دلون مین گھر کرتی چلی گئی۔ ایک اک کو چونکا دیا اور خواب غفلت سے جگا کر اٹھا کھڑا کیا۔ (چیرز بآواز بلند) ساری کے ساری یا تو بیخودی کے عالم مین منہ لپیٹے پڑے سوتے تھے۔ یا اب آنکھین ملتی ہوئے میٹھی نیند سے بیدار ہوئی اور اُس ناصح مشفق کے ارشاد عالی کے مطابق اپنی اپنی ڈیوٹی سے "خبردار" بعض ایسے بھی تھے جنھون نے اُس پیر مرد کی تہر تہراتی ہوئی آواز بدیر اور بمشکل سنی مگر وہ بھی آخر جاگ اور رہے سہے جاگتے جاتے ہین۔ صاحبو! قوم اب جاگ چکی ہے۔ اور قومی ترقی کی لہر اسمین موجین مار رہی ہے کوئی مخالفت کوئی شکوک۔ کوئی سہل انگاری و تساہل غرض کوئی رکاوٹ اسوقت اسکی رفتار ترقی کو روک نہین سکتی وہی علیگڈھ والا بزرگوار وہی فرزانہ روزگار وہی مرحوم سید والا تبار ہمین یہ سکھا گیا ہے کہ "اسلام کو ہر ایک مرد مسلمان سے ادائے فرائض منصبی کی پوری پوری توقع ہے"۔ (چیرز زور سے) اُسی شہید قوم کی روح اب خلد برین کے دروازہ پر ایک قومی جھنڈا لہراتی ہوئی کھڑی ہے اور اُس پر چم پر وہی زرین مقولہ لکھا ہوا ہے کہ اسلام کو ہر ایک مرد مسلمان سے ادائے فرائض منصبی کی پوری پوری توقع ہے۔

مصنفہ المفتی والمستفتی

اہل اسلام کیواسطے نعمت غیر مترقبہ

اس کتاب مین کیا ہے اور کس چیز کا ذکر ہے۔ یہ تو آپ کو عنوان ہی سے ظاہر ہو گیا ہوگا۔ لیکن اس کی اجمالی کیفیت کا سرسری خاکہ یہ ہے کہ یہ کتاب **فتاوی عزیزی** کا اردو سلیس نہایت عام فہم ترجمہ ہے۔ جو غواص بحر معانی۔ حلال مشکلات قرآنی۔ قدوۃ المفسرین زبدۃ المحدثین صاحب الفضل والتمیز جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ انمین شاہ صاحب کے وہ تمام فتاوے موجود ہین جو آپنے مختلف سائلون کے متعدد سوالات کے جواب مین وقتاً فوقتاً تحریر فرما کر اپنے تبحر علمی کا نمونہ دکھایا ہے اور جنکی سائلون اور مفتیون کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے۔ علاوہ ازین آخر کتاب مین چند ایسے مفید و کارآمد رسالے منضم کیئے گئے ہیں جو عوام و خواص دونوں فرقوں کے حق مین انتہا سے زیادہ کارآمد ہین اور جنھین شاہ صاحب نے بعض مخصوص مسائل کے جواب مین نہایت شائستگی اور متانت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ شاہ صاحب کی بیش قیمت زندگی کا تمام سرمایہ اسی کتاب مین موجود ہے آپ اسمین ذرا بھی مبالغہ نہ سمجھئے کہ یہ کتاب جسطرح عام لوگون کو ازبس مفید و کارآمد ہے اسیطرح علماء فضلا کی بھی نہایت مددگار و معاون ہے کیونکہ اسمین صدہا وہ مسائل و فتاوی موجود ہیں جنکی عوام کو علماء سے دریافت کرتے اور علماء کو جواب لکھتے وقت بڑی بڑی ضخیم علمی کتابون کے تتبع کرنے کی ہر وقت سخت ضرورت پڑتی ہے اس کتاب کے دیکھنے سے عام لوگ گھر بیٹھے اپنے سوالات کے شافی و تسکین بخش جواب پا سکتے اور علماء بلا تردد آنکھ بند کر کے ہر مسئلہ کا جواب باصواب دے سکتے ہیں اس صورت مین ہمارا یہ کہنا بالکل صحیح اور درست ہوگا کہ اس کتاب کے علاوہ دنیا بھر مین کوئی ایسی جامع کتاب نہیں جو سوال و افتا دونون باتون کی ذمہ دار ہو اور سائل و مفتی دونون فرقون کو برابر اور یکسان فائدہ پہونچانے کی متکفل ہو۔ عمدہ کاغذ۔ ستھری چھپائی صفحہ ۳۲۰، قیمت بغرض رفاہ عام ۱؎۔ محصول وغیرہ مد خریدار

المشتہر حافظ رحیم الدین احمد شہر دہلی متصل حویلی کالے صاحب سے طلب فرماویں۔

نجوم یا جوتش سحر طلسم

کل شام کو ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ اگر علم طب میں جوتش یا نجوم سے کام لیا جائے تو نہایت کامیابی ہو۔ پھر اُن صاحب نے فرمایا کہ طبیب کے واسطے تو نہایت ضروری ہے کہ علم نجوم کا ماہر ہو۔ کیونکہ تمام دوائیں اور تمام امراض اور تمام اعضا مفردہ و مرکبہ سبعہ سیارگان اور دوازدہ بروج سے منسوب ہیں۔ میں جواب دیا کہ اول تو میں اس علم کو قطعی غلط اور بالکل بے سود تصور کرتا ہوں اور جسقدر طبع آزمائی پہلے حکمانے اس علم کی نسبت فرمائی ہے وہ بالکل واقع کے مطابق نہیں اور اس علم کا کوئی پہلو بھی سچا اور ٹھیک نہیں۔ دوم علم نجوم پر یقین کرنا اور اُس سے کام لینا ہم مسلمانوں میں حرام اور بالیقین کفر ہے۔ کیونکہ اس سے نہایت پاک و اعلیٰ پاکیزگی انسانی اور نسبت خدائے کریم عز اسمہٗ تباہ ہو جاتی ہے۔ اور تمدن و معاشرت کے ضروری کاموں میں دنیا دو قسم کی مصروفیتوں میں خلل عظیم پڑتا اور سخت دھوکا لگتا ہے اور تضیع اوقات کے علاوہ حرج بھی بڑا واقع ہوتا ہے۔ وہ صاحب مجھ سے یہ سنکر فرمانے لگے کہ اگر یہ علم واقع کے مطابق نہ ہوتا تو پہلے بڑے بڑے فاضل حکما اور محقق علما اسکو کیوں اختیار کرتے اور اگر یہ کفر ہے تو آجکل بھی بڑی بڑی مسلمان جنم پتریاں بناتے اور گرہ کو شانت کرتے اور موسمی پیشگوئیاں کرتے اور لوگونکو زائچہ بنا کر انکے سعید و نحس ستاروں کو دیکھکر غیب کا حال بتلا دیتے ہیں۔ اور جنتریوں میں پھر اپنی کارگذاری چھاپ کر اور لوگونکو بھی یقین دلاتے ہیں کہ علم نجوم سچا ہے۔ میں یہ باتیں سُنکر خاموش ہو گیا۔ چونکہ انکو اسوقت تو فرصت نہ ملی کہ انکی خدمت میں کچھ عرض کروں جب صبح ہوئی تو مطب سے فارغ ہونیکے بعد ارادہ کیا کہ علم نجوم کی متعلق کچھ لکھوں۔ وہو ہذا:-

منجملہ اُن بے سود باتوں اور مہمل عقائد کے جو ہماری قوم میں پائے جاتے ہیں خاص خال علم نجوم کا عقیدہ بھی ہے اور سخت غلطی ہے اُن مسلمانوں کی جو جہلا کو علم نجوم کے جال میں پھنساتے اور اس علم سے روزی کما کر کھاتے ہیں۔ علم نجوم کے اصول نہایت ناشائستہ اور بالکل نامہذب ہیں اور اسلام میں اس علم سے بچنے کی سخت تاکید ہے۔ اگر اس علم میں کچھ بھی صداقت کی روشنی ہوتی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز اسکو حرام نہ فرماتے۔ کیونکہ خواہ کسی مذہب کا شخص اس علم کے اصول پر غور کرے اسکو ذرا تامل سے اس علم کا ظلم و جہالت کفر و حرمت سے مملو اور قطعی مہمل و بے سود ہونا ثابت ہو جائیگا۔ مگر سخت افسوس ہے کہ باوجود اس علم کے مہمل اور بے سود ثابت ہونیکے چند مسلمانوں نے شارع اسلام کا فرمان بھی نہ مانا اور نہایت شرم کی بات ہے کہ پنڈتوں کی طرح مسلمان بھی ستاروں کی تاثیرات میں کھنڈت ڈالنے یعنی گرہ کو شانت کرنیکا اشتہار دے رہے ہیں اور جنم پتریاں بناتے اور زائچے نکال نکالکر سعدی و نحسی قوی پیشین گوئیاں فرماتے ہیں۔ مگر میں اللہ جل شانہ کو حاضر و ناظر جانکر کہتا ہوں کہ اس علم کے ذریعہ سے کوئی شخص کسیکی خوشحالی و بدحالی کی خبر دیسکتا ہے اور نہ موسم کے متعلق کچھ معلوم کر سکتا ہے اور نہ یہ بتلا سکتا ہے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی یا پانی کب برسیگا یا فلاں فلاں اشخاص میں باہم دوستی رہیگی کہ دشمنی۔ اور یہ بھی میں ایماناً کہتا ہوں کہ نہ کوئی سیارہ سعد ہے نہ نحس نہ ممتزج اور نہ کوئی برج ثابت ہے نہ منقلب نہ ذوجسدین اور نہ دوائیں سیارگان سے منسوب ہیں اور نہ مرضوں یا انسانوں اور عالم پر ان سیارگان کا کوئی تصرف ہے۔ اور نہ کوئی شخص اس علم کے ذریعہ سے سچی بات بتلا سکتا ہے۔ یہ محض دھوکا دینے اور لوٹنے اور ملک و قوم کو گمراہ کرنے اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرنیکی غرض سے جنم پتریاں بناتے اور جھوٹی باتیں بکتے ہیں۔ اور نہایت بدتہذیبی ملک میں پھیلاتے اور قوم کو بدنام کرتے ہیں۔ اسلام کا ہرگز اس علم پر عقیدہ نہیں اور نہ واقعی طور پر یہ علم سچا ہے۔ اور علم نجوم کے شعبوں میں جو اور شعبے مثل طلسمات و طلسمی ہیکلات حاضرات و تعویذات و تسخیر کواکب و عملیات تسخیر کواکب وغیرہ یہ سب جہلا کو دھوکہ دینے اور عقل کی کچھ اور گانٹھ کی پوروں سے روپیہ بٹورنیکے واسطے ہے ورنہ حقیقت میں ان باتوں کا ہرگز کوئی وجود نہیں اور نہ مہذب و متدین مسلمانوں کا سحر و طلسم یا نجوم پر عقیدہ ہے۔ آجکل کی مہذب قوم میں اس علم کو نہایت بیہودہ اور خلاف تہذیب خیال کرتی ہیں اور علم ہیئت نے آجکل اور روشن ترقی کی ہے جس سے اللہ جل شانہ کی قدرت کاملہ نظر آتی ہے اور ایمان مکمل ہوتا اور محبت خدا و رسول بڑھتی ہے۔

اوّل میں وہ دلائل لکھتا ہوں جنکے سبب علم نجوم یا قدیم علم ہیئت از سر تا پا غلط ثابت ہوتا ہے بعدہٗ اسلام میں اسکی بابت جو حکم ہے وہ مختصر طور پر لکھونگا۔ اول خلاصہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نجومی سے پوچھنے والے مسلمان کی چالیس دن نماز قبول نہیں ہوتی۔ نعوذ باللہ منہا۔

علم نجوم کا بیج بہت قدیم زمانہ کا بویا ہوا ہے۔ بحیرہ میڈیٹرینین کے مشہور ساحل لیوانٹ پر جو قومیں آباد ہیں انکو محقق مورخ تاریخ انسان میں سب سے بڑھکر معزز مانتے ہیں کیونکہ ہزار ہا برس پیشتر اسوقت جبکہ تمام دنیا پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی ان اقوام میں علوم و فنون کی روشنی پھیلی۔ ایشیا اور افریقہ کی سرزمین کو تمام دنیا کی سرزمین پر فخر حاصل ہے کہ یہاں سب سے پہلے علوم پھیلے۔ چنانچہ مصریونکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ علم انشا یا حروف کی ابتدا اور لکھنے پڑھنے کا طریقہ انہوں نے ہی ایجاد کیا۔

تاریخ انسان کا سلسلہ چار ہزار یا سوا دو سو برس سے زیادہ ہی شروع ہوتا ہے اور اسمیں بھی تقریباً ایک چوتھائی زمانہ ایسا ہے جسمیں صحیح بات کا پتہ لگانا نہایت دشوار ہے۔ جسقدر معلوم ہوا ہے کہ **چائیلڈین** (ایک مصری قوم) حضرت مسیح سے دو ہزار برس پیشتر علم نجوم رکھتی تھی۔ ہندوؤں کی قدیم اقوام میں بھی بہت قدیم زمانہ میں علم ہندسہ اور علم نجوم پایا جاتا تھا۔ چنانچہ ویدوں جو سب سے زیادہ پرانی کتابیں ہندوؤں میں ہیں انمیں ۲۸ منازل قمر یعنے نچھتروں کی ایک جنتری لگی ہوا کرتی تھی۔ اور شاید **پائیتھاگورس** کے جو ایشیائی سفار مشہور ہیں وہ صحیح ہوں اور یہ حکیم جو محض علم حکمت سیکھنے کیواسطے گہری سے کلاتھا یہاں آن پہنچا ہو اور علم ہندسہ و ہیئت کی کچھ مسائل سیکھ لئی ہوں۔

اول جس شخص نے علم حکمت یونان میں پھیلایا وہ **تھیلیز** ہے جو ملیٹاس کا رہنے والا تھا اور عربی حکمانے اسکو **طالیس الملطی** لکھا ہے۔ یہ اول شخص ہے جسنے علم حکمت کی بنیاد یونان میں ڈالی۔ یہ ۶۴۰ سنہ قبل مسیح میں پیدا ہوا۔ اول تو یہ پولیٹیکل کاموں میں پھنسا رہا مگر اس مشغلہ میں اسکو علم حکمت سیکھنے کا شوق ہو گیا اور اس شوق میں اس نے کریٹ اور مصر کا سفر اختیار کیا اور **مفس** کے مقدسین سے علم حکمت ہندسہ و ہیئت سیکھتا رہا۔ اسکے زمانہ میں بھی مصر کے قدیم مینار موجود تھے۔ کیونکہ اسنے بذریعہ سایہ ان مینارونکی بلندی دریافت کرنیکا قاعدہ سیکھا تھا۔ اور حق یہ ہے کہ اُس زمانہ میں مصری ہی ایسی قوم تھی جو علوم و فنون کا مخزن تھی۔ اور میناروں وغیرہ کی شہادت اور وہانکی علمی حالت پر غور کرنیسے بالکل یہ یقین ہو جاتا ہے کہ بہت مدت پہلے وہاں علم کی روشنی جلوہ گر ہو گئی ہوگی۔

جب تھیلیز علم نجوم وغیرہ سیکھکر اپنے ملک کو لوٹا تو اُس نے خود بھی علم نجوم و ہندسہ میں ترقی کی اسوقت کی ایک ضرب المثل اور ایک لطیفہ اتنک زبانزد خلائق ہے اور وہ یہ ہے کہ "تھیلیز ایک شب ستاروں کی حرکات دیکھنے میں ایسا مدہوش ہوا کہ ایک خندق میں جا پڑا اسوقت ایک جاہل بڑھیا نے کہا کہ "واہ تمکو اپنے پیر کے نیچے کی بھی خبر نہیں تم آسمان کی تاروں کی بابت کیا سیکھ سکتے ہو۔"

تھیلیز کا خیال تھا کہ زمین مرکز عالم ہے اور تمام سیارگان کی پرورش بخارات سے ہوتی ہے۔ اور چاند ایک تاریک کرہ ہے جسکو سورج کے ذریعہ سے روشنی پہنچتی ہے۔ تمام متحرک چیزوں میں بموجب اسکے خیال کے خداوندی روح ہے۔ اور ۳۶۵ دن کا سال اسی حکیم نے مقرر کیا اور یہ پہلا شخص تھا جس نے یونان کی سرزمین پر اول کسوف و خسوف یعنے چند گرہن و سورج گرہن کی پیشگوئی کی۔ اس حکیم کے بعد **فیثاغورث** کو عزت دیگئی ہے جو ایک دارالعلوم کا بانی ہوا مگر بلحاظ خداداد لیاقت اور ذہانت کے یہ نہایت مشہور ہے اسنے اول تھیلیز سے پڑھا اور بعد میں بموجب ہدایت و تاکید اپنے اوستاد کی بڑی سفارشوں سے مصر پہنچا۔ اول تو اسکو **مفس** کے مقدسین تک پہنچنے میں بڑی دشواری پیش آئی مگر آخر کار انکی سخت شرائط منظور کرنے اور بڑی بڑی سفارشوں سے مصر کے حکمانے علم حکمت سکھانا منظور کیا۔ اسکے اوستاد کی ہمیشہ یہ تاکید ہی کہ مصر جاکر ضرور تعلیم حاصل کرنا بعض مورخین کا خیال ہے کہ مصر جانیسے پیشتر اول فیثاغورث ایشیا کی جانب بھی گیا تھا۔ شاید گیا ہو مگر جب علم حکمت سیکھکر اپنے ملک کو واپس آیا تو نسبت علم ہیئت کے اسکا خیال تھا کہ سورج جو آگ کا گولہ ہے مرکز عالم ہے۔ اس نے ہندسہ ہیئت موسیقی حکمت طبعی و الٰہی میں نہایت ترقی کی تھی۔ اور یونان میں اسکے ذریعہ سے بہت سے علوم و فنون پھیلے۔ اسکے بعد رفتہ رفتہ بیحد ترقی علوم و فنون میں ہوئی اور پائتھاگورس نے تمام روئے زمین پر مشہور ہو گیا۔ بلحاظ علوم و فنون کوئی قوم اسکے مقابل نہ تھی۔ آخر زمانہ میں جبکہ حکما کے چھ طبقے ہو گئے تھے اور سماوما والونکی فتوحات بھی شروع ہو گئی تھیں اسوقت ارسطو اور افلاطون کی فلسفہ کو نہایت رونق تھی۔ جب یونان میں رومانوں نے انقلاب عظیم پیدا کر دیا اور یونان مغلوب ہو گیا تو تمام علوم یونانی خصوصاً ارسطو و افلاطون کا فلسفہ بذریعہ دو شخصوں یعنے **پٹولیمیس** اول جسکو اہل عرب "بطلیموس اول الملقب بہ لاگی" کہتے ہیں اور اسکی بیٹی **فلاڈلفس** کے اسکندریہ پہنچگئے اور بہت بڑا گروہ علما و حکما کا اسجگہ جمع ہو گیا تھا۔ اور لکھوکھا کتابیں علوم حکمیہ کی اسجگہ جمع تھیں۔ خلاصہ یہ کہ ارسطو اور افلاطون کی فلسفہ کو اسجگہ ایک ہزار برس سے زیادہ غلبہ رہا اور تمام روئے زمین پر اسکے مقابلہ میں کوئی شہر بلحاظ علوم و فنون کے مشتہر نہ تھا۔ جب اسکندریہ مسلمانوں نے فتح کر لیا تو اول تو مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے فرصت نہ ملی مگر بعد ایک صدی کے مسلمانوں میں علمی ترقی شروع ہو گئی۔ اور خلفاء عباسیہ اور بنی امیہ کے زمانہ میں تمام علوم حکمیہ یونانی و مصری قدیم و جدید کے مالک مسلمان تھے۔ اور ہندوستان کے علوم و فنون بھی اہل اسلام اپنے یہاں لیگئے تھے چونکہ ارسطو اور افلاطون کی فلسفہ کو ایک مدت دراز تک فروغ رہچکا تھا اسی لئے مسلمانوں میں بھی اسی فلسفہ کا رواج ہو گیا اور مسلمانونکی مذہبی عقاید بھی ایسا مل جل گیا کہ علما وقت کو ایک دوسری علم یعنے علم کلام کے ایجاد کرنیکی ضرورت

(سلسلہ)

پڑی۔ اسی لئے شرح عقائد میں لکھا ہے لما نقلت الفلسفة الی العربیة من الیونانیة فخلطوا بالکلام کثیرا من الفلسفة اور حاشیہ میں لکھا ہے المدون الاول ھو ارسطو ولھذا سمي بالمعلم الاول والناقل ھو ابی منصور الفارابی ولھذا سمي بالمعلم الثانی بیسیوں مذاہب اسی فلسفہ یونانی کو سبب سے اسلام میں پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ علم عقائد کی کتابوں میں جابجا کا قصہ نہایت مشہور ہے۔ ماوراء النہر سمرقند۔ بخارا۔ بلخ جگہ جگہ کے علما کی حالت مختلف تھی۔ اسی زمانہ میں اطبا عہد نے علم نجوم کو طبابت کی ساتھ ہی ایسا گڈمڈ کر دیا کہ گویا طبابت کے گھر پر نجوم سوار ہے۔ اور بلا نجوم کی چابک کے فن طبابت چل ہی نہیں سکتا۔ نیز ہندوؤں کی کتب کا جو مسلمانوں نے عربی میں ترجمہ کیا اور علم ہندسہ و ہیئت جو یہاں سب سے زیادہ مروج تھی اپنے یہاں لگئی تو جنم پتریا زائچہ نکالنا اور ہندوؤں کیطرح جوگ بچھتر وسادیکھنا اور گھڑی پل بچارنیکے قواعد بھی بہ نسبت پہلے کے خوب طور سے جاری ہو گئی۔ اور اسکے علاوہ انہوں نے علم کیمیا۔ ہیمیا۔ ریمیا۔ وسیمیا وغیرہ کے اصول غرض جملہ اشیاء دنیاوی و مظاہر قدرت کے سامانوں کو دوازدہ بروج اور سبعہ سیارگان سے منسوب کر دیا۔ دوازدہ بروج سے جو حروف منسوب کئے ہیں وہ ہندوؤں کی حروف کے مطابق نہیں کیونکہ انکے مخارج علیحدہ ہیں۔ نیز فارسی والوں میں جو علم نجوم تھا وہ بھی مسلمان لائے۔ اور ماموں رشید کے زمانہ میں تو علمائے اسلام نے اپنی رصدگاہوں سے یونانیوں اور مصریوں کی فاش غلطیاں نکالیں۔ چنانچہ میل کلی کا مسئلہ اس امر کا شاہد ہے اور اسکی تفصیل اسجگہ بے محل ہے۔

اسوقت علم ہیئت اور نجوم کیحالت کا بیان مختصر طور پر کرنا ضروری ہے۔ یونانی حکیموں کا خیال تھا کہ آسمان ٹھوس سخت اور ناقابل خرق والتیام ہیں اور سبعہ سیارگان ہر فلک میں مرکوز یعنی ٹھکے ہوئے ہیں (۱) آسمان ۹ ہیں۔ اول فلک اطلس یعنی فلک الافلاک۔ دوم فلک الثوابت یعنی فلک البروج جسمیں دوازدہ بروج کی اشکال فرض کر لیگئی ہیں اور باقی سات سبعہ سیارگان کے (۳) ہر سیارہ کا فلک بھی کئی اور افلاک کا مجموعہ خیال کیا گیا ہے یعنی فلک قمر۔ بائیل۔ تدویر۔ حامل۔ جوزہر سے مرکب ہے۔ اور فلک عطارد مثل۔ مدیر۔ حامل۔ تدویر سے اور فلک شمس صرف مثل۔ خارج المرکز سے اور باقی ہر سہ سیارگان کے افلاک مثل۔ حامل۔ تدویر سے (۳) زمین مرکز عالم ہے اور جملہ سیارگان اوسکو گرد گردش کرتے ہیں۔ (۴) سبعہ سیارگان سے ہر سیارہ کو دوازدہ بروج سے کسی نہ کسی برج میں شرف اور وبال اور ہبوط فرور ہوتا ہے اور ہر برج کا ایک سیارہ خداوند ہے (۵) زائچہ بارہ خانہ کا ہوتا ہے وقت سوال یا وقت پیدائش یا وقت شروع کرنے کسی کام کے جو نسا برج مشرق میں طالع میں ہو اسکو اول خانہ میں لکھکر زائچہ تمام کرتے ہیں اور پھر جس برج میں جو نسا ستارہ ہوتا ہے اوسکو لکھدیتے ہیں۔ اور بہ قاعدہ سہم المال یا سہم القمر یا سہم السعادت اور سہم النحس تثلیث و تربیع و تسدیس و مقابلہ قران و اجتماع اور شرف و وبال و ہبوط و خداوند خانہ وغیرہ اور جملہ منسوبات سیارگان منسوبات بروج و منسوبات خانہ ہائے زائچہ کے حکم خوشحالی یا بدحالی مولود یا سوال کے تغیرات یا اقوام کی تمدنی حالت کا بطور پیشگوئی لگاتے ہیں اور منازل قمر و ایام کی ساعات منسوبات اور عروج و نزول وغیرہ کا بھی خیال کرتے ہیں۔ اول ان صنڈباتوں کا خیال کرنا اور ہر بات کا نیا حکم تو اگر غور کیا جائے تو ایک زائچہ سے پچاس مختلف حکم نکلیں گے نیز ان نجومیوں کو رفتار سیارگان بھی معلوم نہیں۔ کوئی مشتری کو برج جدی میں بتلاتا ہے اور کوئی قوس میں اور کوئی شمس کو دلو میں بتلاتا ہے اور کوئی حوت میں۔ کوئی کہتا ہے ماہ اپریل میں عطارد فلاں برج میں آئیگا اور کوئی کہتا ہے کہ ماہ مارچ میں ہر جنتری میں کھڑی پل میں اختلاف۔ دوم یہ کہ پھر احکام لگانے میں نجومیوں کا اختلاف۔ کوئی لکھتا ہے کہ اگر اسقور سے سیارے جمع ہوں تو یہ ہوگا اور کوئی کہتا ہے وہ ہوگا۔ یہ گڑبڑ تو انکی گھر کی ہی ہے مگر اب جدید تحقیقات کی نسبت سنئے کہ ۱۵۰۰ء میں کوپرنیکس نے اس علم نجوم کی فاش غلطیاں نکالنے کا ارادہ کیا مگر اس زمانہ میں یورپ میں ظلم و تعصب کی جہالت ایسی چھائی تھی کہ تمام علمی و ملکی اختیارات اور ہر قسم کی انسانی آزادی پادریوں کے ہاتھ میں تھی جب اسنے ایک کتاب میں علم نجوم کی غلطیاں لکھیں تو پادری سخت ناراض ہوئے مگر وہ مشہور ہو گئی اور ڈاکٹر برولو نے اسکو نہایت جرأت سے رواج دیا مگر افسوس ہے کہ ظالم پادریوں نے اسکو زندہ جلا دیا۔

اسکے بعد ۱۵۶۴ء میں گلیلو حکیم نے دوربین ایجاد کی جس سے علم ہیئت قدیم کی غلطیاں طشت از بام ہو گئیں اور بذریعہ مشاہدہ معلوم ہو گیا کہ صرف سبعہ سیارگان ہی پر دنیاوی چیز و نکا انحصار اور دوازدہ بروج پر تمام زمانوں کی ہونیوالی باتوں کا افتخار وغیرہ کا بھی مقرر نہیں اور یہ بھی بتلا دیا کہ سیارونکا آسمانوں میں مرکوز ہونا اور زمین کا مرکز عالم ہونا یہ سب کی سب باتیں محض غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اب بذریعہ دوربین معلوم ہوا ہے کہ مشتری کے گرد چار چاند ہیں اور اسی چاند کیطرح انکا بدر و ہلال ہوتا ہے اور زحل کے گرد سات چاند اسی چاند کیطرح بدر و ہلال ہوتے معلوم ہوتے ہیں۔ دنکو زہرہ و عطارد سورج کے آگے پیچھے گھومتے نظر آتے ہیں جو صاف اس امر کا ثبوت ہے کہ کوئی سیارہ کسی ٹھوس چیز میں ٹھکا ہوا نہیں۔ اور ان سبعہ سیارگان کے علاوہ اپنی سیارونکی بہائی بند جو تو سو شامل

پائنس۔ سیریس وغیرہ وغیرہ بھی دریافت ہوئی ہیں۔ نیز اس آنکھ سے جہاں ایک ستارہ دکھائی دیتا تھا وہاں بذریعہ دوربین ہزار ہا سیارگان کا گچھا نظر پڑتا ہے اور ہزارہا تو آفتاب دیکھے گئے ہیں جو مثل اس آفتاب کے بمنزل مرکز ہیں۔ اور انکے گرد لاکھوں سیارگان گردش میں ہیں جنکا بھید اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ قدرت خدا تو دیکھو کہ فضائے آسمان میں مثل اس آفتاب کے کروڑوں سیاروں اور آفتابوں کا باقاعدہ گردش میں رہنا کہ ایک بال برابر کا فرق بھی نہ پڑے اور کبھی آپس میں ٹکرا دیں اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ اب بجائے سعد و نحس کے ان کروں میں اشجار و نباتات و حیوانات و انسان کا بھی خیال کرتے ہیں۔ اور دعوت عطارد میں کہتے ہیں ما حصل لی من السحر فھو منك وکل ما یندفع من الشر فھو منك۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ظاہر مسلمان کو ایسی ناپاک عقاید سے محفوظ و مصئون رکھے۔ مولینا مرحوم نے وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ کی تفسیر میں جو فرمایا ہے اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ علم نجوم نہایت ہی غیر مفید اور خارج الوقت چیز ہے جس سے سوائے تضییع اوقات اور گمراہی کفر کے اور کچھ حاصل نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس علم کے ذریعہ سے نجومی آثار عالم کو دیکھتے ہیں اور انکے دلوں میں یہ بات سما جاتی ہے کہ یہ ہوگا وہ ہوگا اور دعا کا فلاں وقت ہے اور حاکم کے پاس جانے یا کسب معیشت کا فلاں وقت ہے۔ ان باتوں سے مؤثر حقیقی اور مالک السموت والارض کیطرف دھیان نہیں رہ سکتا ہے۔ نعوذ باللہ لعنت ہے ایسی علم پر جسکے سبب اس عزوجل کیطرف کا دھیان نہ رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھے تو تمام دن اور جو تین بار شام کو پڑھے تو تمام شب ہر بلا سے محفوظ رہیگا۔ بحمد اللہ کیسی دعا ہے جس سے ہر مسلمان کا ایمان کامل ہوتا ہے اور سوائے اس عزاسمہ کی حکومت اور تصرف کی کسی چیز کی تاثیر نہیں رہ سکتی۔ وہ دعا یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا یعنے اللہ تو تمام عیوب سے پاک ہے اور تیری کو سب تعریفیں ہیں اور تجھی میں قوت ہے اور کسی میں کوئی قوت نہیں جو تو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو تو نہیں چاہتا وہ نہیں ہو سکتا میرا اس امر پر یقین ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور اسی کا علم ہر شے پر محیط ہے۔ ہزارہا دعائیں ہیں جنسے ایمان پر مقدس روشنی پڑتی ہے اور دینی و دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اگر نجومیوں کی بکواس سے کسی کے دل میں کسی سیارہ وغیرہ کی تاثیرات کا خوف ہو تو وہ اس دعا کو پڑھ لیا کرے اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ بوقت خوف و بنظر حفظ و امان اس دعا کو پڑھے اور نجومیوں کی دستبرد سے ہر شخص کو بچنا چاہیے کیونکہ یہ انجان لوگ نکمے ہوتے ہیں ڈالتے اور ملک میں سخت بدتہذیبی پھیلاتے ہیں۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔ راقم خاکسار سید احمد حسین حکیم ازنگ گوالیار

مسٹر رسل سیج باشندہ نیویارک و اقع امریکہ اسوقت دنیا بھر میں سب سے زیادہ مالدار آدمی ہے۔ اس نے یہ دولت دغا کی کوشش اور جفاکشی سے پیدا کی ہے اول اول یہ شخص ایک پنساری کی دوکان پر نوکر تھا رفتہ رفتہ یہانتک ترقی کی کہ آج اسکے پاس دو کروڑ پونڈ نقد ہیں اور چالیس ملیں اسکی ملکیت ہیں۔ اس عالی ہمت شخص نے ولایت کے ایک اخبار میں "راز" کے عنوان سے ایک مضمون دیا ہے جس میں دولت پیدا کرنیکے طریقے بتائے ہیں۔ وہ طریقے اسکے نزدیک ایسے آسان ہیں کہ معمولی لیاقت کا آدمی ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے کسی کالج کی تعلیم اسکام کیلئے ضروری نہیں ہے ہاں اخباروں رسالوں اور معلومات کی کتابوں کا مطالعہ جاری رہنا چاہیے مضمون طویل ہے خلاصہ مطلب اسکا یہ چند گر ہیں:۔ (۱)

(بقیہ اخبار ۲۷ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰ کالم ۲ پر ملاحظہ کیجئے)

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ حجاز ریلوی جو میاں غلام نبی وحبیب اللہ صاحبان تاجران پشمینہ مرتسر کو وصول ہوا

میزان مندرجہ پرچہ ۱۸ فروری ... الف ہزار مبلغ ۱۴ روپیہ

منشی محمد بخش صاحب وکیل اڑوپڑ معرفت وکیل اخبار ... ... صمہ

خریدار وکیل اخبار نمبر ۹۸۱ بابت قسط ششم ... ... للعہ

سردار محمد طاہر خانصاحب از شکارپور سندھ ... ... صمہ

میزان کل ... ... الف ہزار مبلغ ۱۴ روپیہ

حجاز ریلوی کیلئے جو سامان ملک بلجیم میں تیار ہو رہا ہے اسکی نگرانی اور انتظام و اہتمام کیغرض سے جو چند افسر امپیریل گورنمنٹ کیطرف سے مقرر ہوئے ہیں وہ عنقریب بلجیم کو روانہ ہونیوالے ہیں۔

اناطولیہ کی فوجی حکام نے یہ تجویز کی ہے کہ چہارم عثمانیہ آرمی کور کے علاقہ میں چند جدید سڑکیں تعمیر کیجائیں جنمیں سب سے زیادہ اہم وہ سڑک ہوگی جو معمورۃ العزیز اور ارزنجان کے درمیان بنائی جائیگی۔ اور قمہ وغیرہ مقامات سے گذرتی ہوئی سیدھی جائیگی۔

حکومت عثمانیہ نے حجاز کے ملٹری کمانڈر کو ہدایت کی ہے کہ حجاج بیت الحرام جن راستوں سے گذرتے ہیں انکے کنارے رومی فوجوں کو متعین کر دیا جائے تاکہ حاجیوں کی جان و مال کی پوری پوری حفاظت ہو اور انہیں کسیطرح کا بھی گزند نہ پہنچنے پائے۔

ایک کمیشن مقرر ہوا ہے جو کل قلمرو ترکی کے مدارس کا معائنہ کیا کریگا۔

سلطان المعظم نے چند ماہ کا ذکر ہے کہ کچھ قیمتی تحائف کیپٹاؤن کی مسجد کیلئے ارسال فرمائے تھے۔ پھر بطور شکرگذاری وہاں کے مسلمانوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی دمشق مکہ ریلوی فنڈ میں چندہ سے شرکت کرینگے۔

حجاز کے سپہ سالار کو حکم ہوا ہے کہ ایام حج کیلئے قلعہ کامران میں قیام رکھنے کو ایک دستہ فوج روانہ کر دیا جائے۔

اخبار صباح رقمطراز ہے کہ امارت بحریہ سے انگلینڈ کو مختلف پیمانہ ہائے بار کی چودہ سٹیمروں کی تیاری کا آرڈر ملنے والا ہے۔

البجزائر کی ایک تار برقی سے ظاہر ہے کہ وہاں کا شتہ دلکھواب حج بیت اللہ کی اجازت ملجائیگی۔

سمرنا کیحالات متعلقہ حفظان صحت کو ترقی دینے کیغرض سے ایک کمیشن بصدارت ہنر اکسلنسی کامل پاشا والی ولایت آیدین مقرر ہوا ہے۔

ترکی اخبارات نے تین پیغام ہائے تار کا بنفس مضمون حال کی اشاعتوں میں چھاپا ہے جنمیں سے ایک تار مدینہ منورہ کے شیخ کی طرف سے تھا۔ دوسرا مفتیان مذہب شافعی حنفی کیجانب سے اور تیسرا جنرل عثمان پاشا ملٹری کمانڈر مدینہ کیطرف سے۔ یہ تینوں تار ۲۴ دسمبر کو روانہ کئے گئے تھے یعنے ٹھیک جسدن کہ جدید سلسلۂ تار برقی مدینہ میں پہنچا ہے شیخ موصوف نے تو اپنے پیغام میں یہ لکھا ہے کہ مذکورہ تلغراف (ٹیلیگراف) لائن کی تکمیل اس امر واقعی کا ایک عمدہ ثبوت ہے کہ ہز امپیریل میجسٹی سلطان عبدالحمید خلد اللہ ملکہ خاندان عثمانیہ کا ایک عدیم النظیر خلیفہ ہے کیونکہ سابق تاجداران ترکی میں کسی سے کوئی ایسا عظیم الشان کام نہیں بن پڑا جو حجاز ٹیلیگراف لائن کی برابری کر سکے۔ اس کام سے تمام آدمی خوش و خورم دکھلائی دیتے ہیں اور نبی کریم کی روح پاک بھی غالباً خوش ہوگی۔ آخر میں شیخ موصوف نے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک مجمع کثیر کی موجودگی میں نہایت خلوص سے دعا کی ہے کہ قادر مطلق خدا تعالیٰ حجاز ریلوی کی تعمیر میں بھی ایسی ہی کامیابی عطا فرمائے اور نیز ایسے اور تمام عظیم الشان کام جو اعلیحضرت خلافت پناہی اپنے ہاتھ میں لیں۔ مفتیان حنفی و شافعی نے اپنے پیغام میں بیان کیا ہے کہ اس ٹیلیگراف لائن کے قائم ہونے سے ہم اور ساتھ ہی مدینہ منورہ کی تمام آبادی کو بیحد مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اور کہ ہم سب نے ہز امپیریل میجسٹی کے حق میں درازی عمر اور ترقی دولت و اقبال کی دعا مانگی ہے۔ اسیطرح جنرل عثمان پاشا نے بھی اس ہوم دام کا ذکر کیا ہے جو عہدہ داران سرکاری اور دیگر خاص و عام کی موجودگی میں افتتاح دفتر ٹیلیگراف کیوقت ظہور پذیر ہوئی۔ اتواج عثمانیہ بھی اس تقریب میں شریک تھیں۔ خوشنودی و مبارکباد کے طور پر توپوں کی سلامی سر ہوئی۔ بھیڑوں کی قربانی کیگئی اور جملہ حاضرین نے بار بار سلطان المعظم کے لئے زور شور سے چیرزدیں۔ غرض کہ اس موقعہ پر خاص جوش مسرت ظہور میں آیا۔

قاہرہ میں خدیو مرحوم کی انتقال کی خبر پہنچتے ہی ہر طرف حزن و ملال کی تاریکی چھا گئی۔ خدیو المکرم نے ابن اللہ وہناک سانحہ پر اظہار رنج و غم کیا اور خاندان شاہی کیطرف بہت کچھ ہمدردی ظاہر کی۔ آپنے اپنے برادر عزیز شہزادہ محمد علی کو اپنی طرف سے ملکہ معظمہ کی رسم تدفین میں شریک ہونیکے لئے انگلینڈ روانہ کیا۔ پرنس محمد علی کیہمراہ کاب جنرل کونٹ ووڈن پاشا عزیز بے عزت (سابقاً متعلقہ رائل آرٹیلیری) اور دیگر عہدہ داران بھی ہیں۔

علیگڈھ کے میدان نمائش میں ۱۴ فروری کو بوقت ۲ بجے ایک جلسہ بصدارت مسٹر پی گرے صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ علیگڈھ منعقد ہوا جسمیں صاحب صدر انجمن بہادر مسٹر تھیوڈور بارلین۔ نواب محسن الملک اور محمد مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکم پور نے تقریریں کیں۔ عالیجناب ممتاز الدولہ نواب فیاض علیخانصاحب پریزیڈنٹ ٹرسٹیان کالج نے یہ تجویز پیش کی کہ مدرسۃ العلوم علیگڈھ میں ایک خوبصورت اور عالیشان عمارت کوئین میموریل بلڈنگ کے نام سے تعمیر کیجائے اور کالج کے نادار مگر ہونہار طلبا کو (جو کوئینز سکالرز کہلائینگے) دیئے جانیکے لئے چند مستقل یادگاری وظائف قائم کئے جائیں۔ ۹ ہزار دو سو ستاسی روپے تو اسیوقت جمع ہوگئے اور امید ہے کہ رقم بہت جلد اور بڑی تیزی سے ترقی کر جائیگی۔

رامپور گزٹ میں بقول ہمعصر نیر اعظم یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ جناب مرزا کمال الدین صاحب شنجر شاعر ایرانی جو مدت سے ہندوستان میں تشریف رکھتے ہیں اور ریاست سے آپکا قدیم تعلق ہے بقدردانی عالیجناب نواب صاحب دام ملکہم ریاست میں سو روپیہ ماہوار کے ملازم ہوگئے ہیں۔ آپکا تعلق سررشتۂ تعلیم سے ہے اور امید ہے کہ اس صیغہ کو شنجر صاحب کی ذات سے بڑا فائدہ پہنچیگا۔

نواب صاحب بہادر رائی رامپور نے محکمۂ مال کی قابل اصلاح حالت پر توجہ فرما کر صیغہ مذکور کا تمام کام بجز اپیل کے کپتان محمود شاہ خانصاحب کو سپرد فرمایا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اب جملہ انتظامات مالی باحسن وجوہ انجام پاتے رہینگے۔ اور سابقہ حالت کی بہت کچھ اصلاح ہو جائیگی۔

سیلون سے جو قوم مور کی جو عازمان حج دسمبر میں بیت اللہ شریف کو روانہ ہوئی تھے شکر ہے کہ مع الخیر منزل مقصود پر جا پہنچے ہیں۔ اثنار سفر میں اول تو انہوں نے مصر کے مشہور مشہور مقامات کی سیر کی۔ پھر سڑک کا راستہ کیا۔ اور وہاں سے ہر ایک قابل دید چیز کو دیکھتے بھالتے جدہ کو روانہ ہوگئے تھے اور جدہ سے چلکر اب وہ مکہ معظمہ میں وارد ہیں۔

ہمعصر الفلاح رقمطراز ہے کہ عربی پاشا کے دو نوصاحبزادے جو سیلون سے روانہ ہوئے تھے بخیریت مصر پہنچگئے ہیں۔

کمبرلے واقع جنوبی افریقہ میں وہاں کے مسلمان بچوں کی تعلیم کیلئے ایک عربی مدرسہ قائم ہوا ہے۔ اس درسگاہ کا نام نور المعارف ہے اسکے پرنسپل (مدرس اعلیٰ) قاضی سید احمد ظہیر آفندی ہیں۔ ۱۴ ماہ گذشتہ کو عمائد شہر کی موجودگی میں اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ بہت سی مناسب حال زوردار تقریریں اسموقعہ پر ہوئیں جنمیں سب سے زیادہ قابل توجہ تقریر قاضی شیخ احمد مصطفےٰ صاحب کی تھی جنھوں نے اثنائے تقریر میں حجاز ریلوے کے متعلق بھی چند کلمات خیر کہکر ہر ایک مسلمان کو اسکی چندہ میں شریک ہونیکی ترغیب دلائی۔ انکی اسپیچ ختم ہوتے ہی مسجد نور الہدیٰ کی خطیب صاحب نے آگے بڑھکر چھ سو روپے چندہ ۱۵ فیصدی کیو اسطرح پیشکش کیا۔ پھر حاضرین میں سے اور بھی اکثر اصحاب نے چندہ دیئے۔

اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے سلطنت عثمانیہ کی ضعیف العمر اور کمزور پنشن یافتہ فوجی سپاہیوں کی التجا از راہ ترحم خسروانہ اس امر کی منظوری دیدی ہے کہ حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے بندرگاہ جدہ پر انسے کوئی محصول نہ لیا جائے انکے دو طرفہ مصارف سفر بھی ترکی گورنمنٹ اپنے ہی ذمہ لیگی۔

قسطنطنیہ کے ممتاز عربی اخبار "معلومات" نے ایک قصیدہ تہنیت شائع کیا ہے جو اعلیحضرت سلطان المعظم کی ۲۵ سالہ فتوحی جوبلی کی تقریب پر ایام علالہ کوئیلیکم واقع جنوبی ہند کی رہائشگاہ میں محی الدین عبدالقادر صاحب علیم نے تصنیف فرمایا تھا

امیر صاحب کی قطعی رائے اپنے ملک کی آئندہ حالت کے متعلق یہ ہے کہ افغانستان بلاشبہ ایک ایسی سلطنت ہے کہ یا تو نہایت مضبوط ہو کر بڑی مشہور مملکت ہو جائیگی یا بالکل صفحہ ہستی سے مٹ جائیگی۔ آخر الذکر صورت حال انکے نزدیک جب پیش آئیگی جبکہ یہ ملک کسی ناتجربہ کار اور کمزور امیر کے ہاتھ پڑیگا۔ اور اس صورت میں سلطنت کے حصے بخرے ہو جائینگے حتیٰ کہ دولت خداداد افغانستان کا یہ نام بھی نہ رہیگا آپ فرماتے ہیں کہ "اپنے مضمون کی مزید توضیح کیلئے میں یہ بھی جتا دیتا ہوں کہ یہ ناممکن ہے کہ افغانستان ان دو نو حالتوں کے درمیان میں لٹکتا رہے۔ اگر خدانخواستہ اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو گئے تو ایک قلمرو کی حیثیت سے اسکا قایم و برقرار رہنا محال ہوگا کیونکہ اگر یہاں کی گورنمنٹ کو اسقدر طاقت و لیاقت نہ ہوئی جو بلا خارجی امداد کے ملک کی حفاظت کر سکے تو یقیناً ایک یا دوسری ہمسایہ طاقت کے علاوہ میں اسکا الحاق ہو جائیگا پھر آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نہ روس اور نہ انگلینڈ اکیلا ان دونو میں سے ایک بھی ساری ملک پر قابض نہ ہونے پائیگا۔ (اسد اللہ)

محاربۂ ٹرانسوال

لنڈن ۱۴ فروری۔ افواج قاہرہ کے سات دستے جنرل فرنچ کی سپریم کمانڈ کے زیر تحت چھ ہزار بوئروں کو ٹرانسوال کے جنوب مشرقی گوشہ کی طرف بھگا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دشمن اپنے ہزارہا مویشیوں اور کئی میل تک چھکڑوں کی قطاریں لئے بدحواس ہوا بھاگا چلا جا رہا ہے۔ برٹش افواج کو بڑی بھاری فتح کی توقع ہے ولومور کے قریب یومینری فوج کے چالیس سپاہی جو ایک بدرقہ کے ساتھ بطور اسکورٹ (حفاظتی فوج) کے تھے غنیم نے گرفتار کر لئے اور چھکڑوں کو آگ لگا کر پھونک دیا۔ بوئروں نے ۵ ماہ حال کو ایک لانگ ٹوم توپ سے لیڈنبرگ پر حملہ کیا تھا مگر آخر پسپا کئے گئے۔

۱۵ فروری۔ بوئروں نے فلپس ٹون پر بھی حملہ کیا مگر وہاں سے بھی ہزیمت کھا کر بھاگنا پڑا۔ لارڈ کچنر کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ فلپس ٹون کے اس حملہ میں (بوئر جنرل) ڈیوٹ دشمن کی کمانڈ پر تھا۔ ہماری جنرل فرنچ دشمن کو مقام پیٹری ٹیف کیطرف ہٹا رہے ہیں۔ اور اسکو پھر لوٹ آنے سے بالکل روک دیا ہے ہماری رسالوں نے دشمن پر بڑے زور سے کاری حملہ کیا اور اس کے کثیر التعداد مویشی اور چھکڑے گرفتار کئے۔

۱۶ فروری۔ ۹ تاریخ کو بوئروں نے مقام زینڈ ٹیر یفٹ پر سی دریائی اوپرنج عبور کر لیا۔ اور فلپس ٹون کیطرف ہماری ساری موقع کی پوزیشنیں اپنے تصرف میں لے لیں۔ دو سو کو لونیل سپاہیوں کا غنیم کی ڈیڑھ ہزار جمعیت سے مقابلہ ہوا۔ کرنیل پلومر کی آسٹریلین فوج کی کمک پہونچنے تک ہماری سپاہ برابر بوئروں سے لڑتی رہی۔ اور بعد کمک آجانے کے دشمن کو بتدریج پیچھے ہٹا دیا۔ یہ گزشتہ بدھ کا ذکر ہے۔ جنرل سمتھ ڈورین نے مقام ایسٹرڈم پر قبضہ کر لیا ہے مگر فلپس ٹون پر لگاتار جنگ ہو رہی ہے۔ یہ لڑائی بدھ اور جمعرات دو دن زور شور سے ہوتی رہی لیکن انجام کار بوئر میدان جنگ سے بھاگے اور مغرب کیطرف پسپا ہو گئے۔ جنرل پلومر ان کے تعاقب میں ہیں۔ لورنیکومارکوئس میں افواہ ہے کہ جنرل فرنچ نے بہت سے بوئر گرفتار کئے ہیں۔ بوئروں کی جن افواج نے کیلومینیا پر قبضہ کیا وہ بڑی بہیرحمی کے مرتکب ہوئے ان پاجیوں نے وفادار کالے آدمیوں کو پہلے تو خوب کوڑے لگائے اور پھر ان بچاروں کو بندوق کا نشانہ بنایا۔ ساتھ ہی ایک اسسٹنٹ مجسٹریٹ کے بھی کوڑے لگائے۔

ایضاً۔ ایک دستہ جسکے ساتھ سامان رسد وغیرہ کے (۲۶۰) چھکڑے ہیں۔ مقام ہیری سمتھ سے سٹینڈرٹن پہونچا رہے اثنائے کوچ میں سارے رستہ اسپر دشمن کی گولیاں برستی رہیں۔ تین آدمی ہلاک ہوئے اور کئی ایک مجروح سٹینڈرٹن میں بوئروں کے پانسو خاندان کیمپ میں مقیم ہیں۔ جنرل فرنچ نے جو بوئر گرفتار کئے ہیں وہ سیلون کو بھیجے جائینگے۔

۱۷ فروری۔ کرنل کریب اور مسلح ٹرینوں کا راہ آہنی سے عبور کرتے ہوئے دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ مگر بوئروں نے مقام عبور کے شمال اور جنوب میں لائن کاٹ دی اور نتیجہ معلوم نہیں کیا ہوا۔ بعد کی خبر ہے کہ ولایت سے ۱۲ سو یومینری اور سوارہ فوج کل کیپ کیطرف روانہ ہوئی ہے۔ لارڈ کچنر ڈی آر سے تار دیتے ہیں کہ ڈیوٹ نے ۱۵ تاریخ کو ریلوی عبور کی اور کرنیل پلومر بھی اسکے پیچھے پیچھے ہی ہیں۔ لارڈ ممدوح یہ بھی خبر دیتے ہیں کہ ہم نے دشمن کے بیس چھکڑے گرفتار کئے جن میں سے اکثروں پر گولہ بارود وغیرہ لدا ہوا تھا۔ اور نیز ایک میکسیم توپ۔ بیس قیدی اور سو سے اوپر گھوڑے۔ برٹش افواج ابھی غنیم کے تعاقب میں ہیں۔ جنرل بروس ہملن کا بریگیڈ جو ۲۶ جنوری کو ڈیوٹ کے تعاقب میں کرونسٹیڈ سے روانہ ہوا تھا۔ ڈی آر میں پہونچ گیا ہے کرنیل ڈی لائل جو مشرق کیجانب نقل و حرکت کر رہے تھے اب مقام کارناروَن میں جا پہونچے ہیں۔ مغربی حملہ آور برابر کوچ کئے جاتے ہیں۔ عساکر بوئر جو برانڈ اور پری ٹوریس کی ماتحتی میں جدا جدا حملے کر رہے تھے اب باہم ملگئے ہیں۔

۱۸ فروری۔ نیوسوتھ ویلز نے سر آلفرڈ ملنر کی اس تجویز پر اعتراض کیا ہے کہ جنوبی افریقن پولیس کو لئے بہرتی کرنے کو ایک آفیسر بھیجا جائے۔ جنرل نوکس دریائی اورینج کو عبور کر گئے۔ کرنیل پلومر کا دستہ مقام کوسبرگ کے مغرب میں اسقدر دور جا نکلا کہ غنیم سے مڈبھیڑ نہ ہو سکی مگر یہ بات یقینی ہے کہ دشمن کو برسر مقابلہ آنے کا موقع ضرور ملیگا۔ کیونکہ کرنیل پلومر اور جنرل نوکس کے علاوہ آخر سکو کرنیل وہائٹ اور جنرل بروس سے بھی دوچار ہونا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ۱۵ تاریخکی جنگ میں بوئروں کے ۶۵ آدمی مقتول و مجروح ہوئے رپوٹر مقام ڈی آر سے تار خبر دیتا ہے کہ ڈیوٹ کا قریباً سارا بدرقہ گرفتار کر لیا گیا اور کہتے ہیں کہ یوں بھی اسکا بہت کچھ نقصان ہوا۔ لارڈ کچنر جنوبی افریقہ کے مصارف جنگ بڑھ جانیکی وجہ سے ایک فنانشل اسسٹنٹ (مشیر مال) طلب کرتے ہیں۔ چیمبرلین کی رائے ہے کہ عارضی مشیر مال کے طور پر وار آفیس کے مسٹر فلیٹ وڈ ولسن مقرر کئے جائیں۔

ایضاً۔ ڈیوٹ کی جمعیت تین ہزار بیان کیگئی ہے اسکے ساتھ دو توپیں ہیں۔ اسکی فوج کے جو آدمی اسیر ہو کر آئے وہ پھٹے حالوں ہیں۔ تن کے کپڑے گویا چیتھڑی لپیٹے ہوئے ہیں۔ پاؤں میں بوٹ ندارد یقین کیا جاتا ہے کہ غنیم میں اب کچھ دم خم نہیں رہا۔ مسٹر سٹین بھی ان بوئروں کے ساتھ ہے۔

جنرل ٹلٹن بھی ڈی آر میں موجود ہیں۔ لگاتار بارشوں نے ملک کی کایا پلٹ کر دی ہے پانیوں کے جل تھل اور کیچڑ کے دلدل ہی دلدل نظر آتے ہیں۔ افواج کی نقل و حرکت میں انہی دقتوں اور رکاوٹوں کیوجہ سے ہرج واقع ہو رہا ہے

۱۹ فروری۔ جنرل کیلی کینی اس ہفتہ میں کیپ کو واپس چلے آئینگے۔ کیپ میں سر آلفرڈ ملنر اور ہر لنڈ یکوئسٹ جرمن کونسل جنرل کے درمیان جو باہمی نزاع کی افواہ اڑی تھی اسکے متعلق وہاں کا ایک اخبار اپنے ایک آرٹیکل میں ان لوگوں کو سخت ملامت کرتا ہے جنہوں نے ازراہ حسد اس معاملہ کی تشہیر کی اور بات کو بڑھا کر میل کا بیل بنایا۔ وہ کہتا ہے کہ ہر قسم کی جھوٹی سازشیں از حد قابل نفرت ہیں۔

ایضاً۔ شاہی اڈریس پر مباحثہ کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ یہ خیال بالکل بے بنیاد نکلا کہ پریٹوریہ پر قبضہ ہوتے ہی جنوبی افریقہ میں امن ہو جائیگا۔ بغیر اسکے کہ اسقدر جدال و قتال کی نوبت پہونچے جو ہم اب تک کرتے رہے ہیں۔ آپنے یہ بھی فرمایا کہ لارڈ کچنر اور سر آلفرڈ ملنر کے ساتھ میری اس بارہ میں برابر خط و کتابت ہوتی رہی ہے کہ بوئروں کو گورنمنٹ کی تجاویز سے مزید آگاہی دیجائے۔

۲۰ فروری۔ لارڈ کچنر پریٹوریہ سے خبر دیتے ہیں کہ ڈیوٹ پھر شمال کیطرف بڑھنے لگا ہے اور فی الحال وہ ہوپ ٹون کے مغرب میں ہے۔ غالباً دھوکہ دیکر جنوب مغرب کیطرف پیچھے کو لوٹے گا۔ فوجیں اسکے لئے تیار ہیں۔ مسٹر براڈرک نے شاہ عالم پناہ کے اڈریس سے متعلق بحث کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ لارڈ کچنر کے ساتھ ساتھ کام کر رہی ہے اور لارڈ ممدوح نے بھی بوئروں کی شرائط امن و اطاعت سے مطلع کرنے میں کوشش کی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ بھی موجودہ تلخی اور ناگوار صورت حال کو دور کرنے میں کمی نہ کریگی۔

ایضاً۔ مسٹر براڈرک نے کل شب کو اپنی سپیچ میں یہ کہا کہ جس جس جنرل کی لارڈ کچنر نے خواہش کی گورنمنٹ برابر ہر ایک کو بھیجتی رہی ہے تاکہ وہ ان دوسری جنرلوں کو سبکدوش کریں جنہیں آرام کی ضرورت تھی اور انکی واپسی اس بات پر دلالت نہ کرتی تھی کہ وہ کسی طرح ناقابل ثابت ہوئی یا انکی خدمات طمانیت بخش نہ تھیں۔ بلکہ جنرل ہنڈن بلڈاور جنرل ایلیٹ کی نسبت تو آپنے فرمایا کہ وہ بوجہ اپنے خاص تجربہ کے بہترین افسر تھے جو بھیجے جا سکتے تھے۔

۲۱ فروری۔ جس ٹرین میں لارڈ کچنر ڈی آر سے پری ٹوریہ واپس آتے تھے اس سے پہلی ٹرین جو مال گاڑی تھی بوئروں نے کلپ پور کے قریب پٹڑی سے اتار دی۔ چار تاجر و نکا چورا ہو گیا اور ڈرائیور ہلاک ہوا۔ مسلح سوداگروں اور لارڈ کچنر کے باڈی گارڈ نے نہایت بہرتی سے جھپٹ کر بوئروں کو بھگا دیا۔ امپیریل یومینری فوج میں ۹ ہزار ۳ سو ۸ آدمی بہرتی ہوئے ہیں۔ جدید انتظام کی رو سے ڈیڑھ سو افسر نامزد ہو چکے ہیں اور سو کی اور ضرورت ہے۔ بوئروں نے مقام ٹریوبش پر ایک ٹرین کو پٹڑی سے اتار دیا اور گرفتار کر لیا۔ دیسیوں کے جنکے قبضہ میں سوداگری مال تھا نہایت بہیرحمی سے نشانۂ بندوق بنایا۔

محاربۂ چین

لنڈن۔ ۱۵ فروری ٹنٹسن سے اخبار سٹینڈرڈ کا ایک پیغام تار مظہر ہے کہ یہاں معاملات میں پھر پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے اور یقین ہے کہ چین اس بہار میں از سر نو مقابلہ کرنے کی بسرعت تیاریاں کر رہا ہے۔

۱۶ فروری۔ چین میں دیسی فوج کے دس آدمی اور مرنے کی خبر آئی ہے شنگھائی میں بیان کیا جاتا ہے کہ کونٹ وان والڈرسی نے سفرائے چین کے نام ایک الٹی میٹم بھیجا ہے اور اسی لئے برٹش افواج کی وہاں سے روانگی ملتوی کر دی گئی ہے۔ رپوٹر ٹنٹسن سے تار خبر دیتا ہے کہ پیکن میں وزرا اور فوجی حکام کے اختلاف کیوجہ سے کارروائی بند ہے۔ افسران فوج اس بات پر مصر ہیں کہ پیشقدمی کیجائے۔ شان ہیکی وین کے قریب چینیوں نے روسیوں پر حملہ کر کے انکے ۴۴ آدمی ہلاک کئے۔

۱۸ فروری۔ کونٹ وان والڈرسی نے ایک آرڈر دیا ہے مضمون شائع کیا ہے کہ تمام افواج دو ہفتہ کے اندر اندر

ضروری اعلان

ہمارے اس ہمدرد قارئین سے ادارہ دیکھائی کے طریقہ پر حاصل کرنے کا اور محفوظ رکھنے کا طریقہ بالکل سیدھا اور سہل ہے۔ صرف پوسٹ آفس سے ایک منی آرڈر فارم لے کر اس میں ہمارا نام اور پتہ لکھ کر جتنی رقم بھیجنی ہو اس کے سامنے لکھ دیں۔ اور منی آرڈر فارم کی رسید اپنے پاس رکھ لیں۔ اگر رقم بھیجنے کے بعد ۱۵ دن کے اندر اندر ہمارا پرچہ نہ ملے تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم دوسرا پرچہ بھیج دیں گے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

وکیل پریس
۱۱-۳ ہیریسن روڈ کلکتہ

پرچہ کا وی پی سے بھیجنا منظور نہیں ہے۔

CALCUTTA PROVIDENT INSTITUTION
11-3 HARRISON ROAD
Calcutta.

متفرق خبریں

افواہ ہے کہ قیصر جرمنی بوئروں اور انگریزوں کے درمیان ثالثی کا ارادہ مسٹر کروگر کی بُری حالت ہے۔ ضعف قلب اسقدر بڑھ گیا ہے کہ جانبر ہونے کی توقع نہیں۔ اس کے احباب کو نہایت تشویش پیدا ہو رہی ہے کہ اچانک اسکی صحت پہلے سے بدتر بھیا خطرناک ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ ایران آئندہ بہار میں آسٹریا ہنگری تشریف لیجائیں گے۔

مقام سان فرانسکو دار امریکہ کے چینی حصہ میں طاعون پھوٹنے کی خبر آئی ہے۔

کولمبو میں ایک جدید بینک کھلنے والا ہے جس کا نام رشوچائینز بینک ہوگا (یعنی چینی دیسی بنک)۔

کیپ ٹون میں طاعون کی وجہ سے دیسی باشندے بگڑے ہوئے ہیں۔ پانچہزار آدمیوں نے حکام کے نام ڈیپوٹیشن بھیجا۔ کہ ہم کام نہیں کرتے اور گھر جانا چاہتے ہیں۔ درخواست نامنظور ہوئی مگر پھر بھی ایکہزار کاریگر کام چھوڑ بیٹھے ہیں اور بندرگاہ میں جہاز رسانہ دیکا کام رکا ہوا ہے۔ ۱۸ فروری کو لندن سے خبر آئی کہ ۱۲ تازہ واردات ہوئیں اور ایک موت جہازوں سے آدمیوں کے خشکی پر اترنے کا سلسلہ بند ہے۔ ۱۹ کی خبر ہے کہ کافر لوگ طاعونی واردات کو چھپاتے ہیں ۲۰ طاعون میں تخفیف ہے اور جہازات کی آمد و رفت پر۔ ۲۱ ویں کی خبر ہے کہ ۱۲ تازہ واردات کی کوشش پایہ تصدیق پہنچ گئی ہے۔ ۲۲ گو نئی واردات ہوئیں۔ ۲۳ سر آبلمز کی رپورٹ ہے کہ ہفتہ مختمہ ۱۶ فروری میں بمبئی میں ۲۰۰ اور تین موتیں ہوئیں۔

اوگنڈن سومالی مہم نے آفینڈو پر بلا مزاحمت قبضہ کر لیا ہے جو قبائل کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

روس اور امریکہ کے تجارتی تعلقات بگڑتے نظر آتے ہیں۔

چھوٹے ڈیوک آف یارک جب سیٹیمر پر آسٹریلیا تشریف لیجائینگے وہ غالباً ۱۸ مارچ کو چھوڑیگا۔ مدوحین چار یوم کو لمبو میں ہی قیام فرمائینگے۔

شاہ پرتگال کو فورڈ شائر لائٹ انفینٹری کے کرنیل مقرر

تبصرہ اسلامی خبرین

استنبول میں اپنی قوم کے فائدہ کی غرض سے ایک یونانی عورت نے پندرہ لاکھ روپیہ تعمیر دواخانہ جات کیلئے دیا ہے۔ یہ نیک بی بی اپنی قوم کی تعلیمی ضروریات پر بھی لکھوکھا روپیہ نثار کر چکی ہے

بابعالی نے والئی بصرہ کو حکم بھیجا ہے کہ آئندہ کچھ توپخانے چند پلٹنیں پیدل و سوارہ علاقہ نجد میں مستقل طور مقیم رہا کریں یہ بھی ہدایت ہوئی ہے کہ برس روز سے زیادہ کوئی پلٹن نہ رہنے دیجائے کیونکہ ترک اس علاقہ کی شدید گرمی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ احکام غالباً بابعالی نے شیخ ماہر خ والی کوئت اور ابن رشید والی نجد کے تنازع سے خبردار ہو کر جاری فرمائے ہیں (جس کا ذکر وکیل مورخہ ۱۱ فروری میں آچکا ہے)۔

مدرسہ انجیزی سے اب کے سال جسقدر طلبا پاس ہونگے وہ حجاز ریلوے پر بمشاہرہ ۲۵-۳۰ ہزار پیاسٹر خرچ کئے حسب الحکم اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ قسطنطنیہ سے اُن حجائر تک جو بحیرۂ روم میں واقع اور ترکی مقبوضات سے ہیں بحری سلسلہ نامبرسانی جاری ہو رہا ہے۔

شروع شوال تک حجاز ریلوے کا بیس میل پشتہ تیار ہو چکا تھا چونکہ اعلیحضرت خلافت پناہی کی دلی خواہش ہے کہ ریلوے مذکور جسقدر جلد ممکن ہو بسرعت تمام انجام پذیر ہو لہٰذا فرمان سلطانی نافذ ہوا ہے کہ کل لائن بہت سے چھوٹے چھوٹے حصوں میں منقسم ہو کر ہر ایک حصہ پر ایک ایک ٹھیکہ دار لگا دیا جائے تاکہ تیاری میں بہت عرصہ نہ لگے۔ ٹھیکہ میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ حتی الامکان ملکی لوگ فائدہ اٹھائیں اور یہ کہ ٹھیکہ دار مزدوروں کی مزدوری میں کسیطرح کی خیانت نہ کرنے پائیں چنانچہ حجاز ریلوے میں سے غبن کرنے والوں کیلئے بھی سخت سخت سزائیں مقرر ہوئی ہیں۔

بمبئی کے ہز ہائینس محمد آغا جان صاحب بالقابہ کو جمعۃ الوداع کے دن سلطان المعظم نے افطاری کیلئے محل سلطانی میں مدعو فرمایا اعلیحضرت کی نوازشات خسروانہ سے ہز ہائینس نہایت متاثر ہوئے۔ دوسرے دن آپکو اسلامبول کے قابل دید مقامات کی سیر کرائی گئی۔ آپ کا ارادہ تھا کہ قسطنطنیہ سے ہندوستان تشریف لے آئیں مگر قیصرہ ہند کی خبر علالت سنکر لنڈن روانہ ہو گئے اور افسوس کہ اثنائے سفر ہی میں اس مادر مہربان کے انتقال کی خبر وحشت اثر سننی پڑی۔

ملکہ معظمہ کی وفات پر حضرت خلافت پناہی کو بیحد صدمہ ہوا۔ چنانچہ آپنے یہ منحوس خبر سنتے ہی ہمارے جدید شہنشاہ اور قیصر جرمنی کی والدہ (جو مرحومہ کی صاحبزادی ہیں) کو ایک ایک تعزیتی تار بایں مضمون بھیجا کہ "افسوس آج سلطنت عثمانیہ کا ایک مخلص اور رفیق شفیق اس جہان سے اُٹھ گیا"۔ شاہزادگان ذی نشان سفارتخانہ برطانی میں بغرض ادائے رسم تعزیت بھیجے گئے اور نیز ترخان پاشا و چند دیگر اعیان دولت کی ایک خاص سفارت اسی غرض سے لنڈن روانہ کی گئی۔

آگرہ (مطبع لامع النور) سے نصیر الدین احمد صاحب لکھتے ہیں کہ "اخبار مطبوعہ ۱۱ فروری میں سکندر شاہ کی کرامت کا حال دیکھکر کچھ تعجب ہوا اور کچھ ہنسی آئی تعجب تو اس بات پر کہ اولاد نبی ہونے کا دعوی اور پھر ایسی شعبدہ بازی اور کرامت نمائی! میرے پاس متعدد نسخے علم سیمیا و ریمیا کے موجود ہیں جن میں کئی ایسے بھی ہیں کہ انکے استعمال سے آگ پانی کا اثر زایل ہو جاتا ہے۔ قوت پرواز اور قوت طے الارض وغیرہ وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس اگر انہیں دعوی کرامت ہو تو جو وقت وہ مقرر کریں اسی وقت خوب بہادھو کر کرامت دکھلائیں اور اچھی طرح تلاشی دیدیں کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہے ورنہ غریب مسلمانوں کو دھوکا دیکر تباہ نہ کریں"۔

خلیل رفعت پاشا وزیر اعظم ٹرکی سے متعلق مصری اخبارات کو بتاریخ ۳۰ جنوری یہ خبر لگی تھی کہ "آپ کا انتقال ہو گیا" پادشاہ محمد وحکی عمر ۶۰ سال ہو گی اور وہ ہفتوں سے بیمار بھی تھے رحلت کا وقوع کچھ تعجب نہیں مگر خاص آستانہ علیا کے اخبارات سوا اسی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی "شرقی" نام یونانی ایجنسی جس نے یہ تار خبر دی تھی اس کے پہلے یعنی ۲۲ جنوری کو اک اور خبر بھی کچھ ایسی ہی بے سر و پا اڑا چکی ہے جسکا مطلب یہ تھا کہ "محل سلطانی کے کئی آفیسر اور چند درجہ ۵ ۱ گرفتار ہوئے ہیں انہوں نے سلطان المعظم کے برخلاف ایک خوفناک سازش کی تھی جسکا راز فاش ہو گیا"۔ وغیرہ مگر اس خبر کی بھی آجتک کہیں سے تصدیق نہیں ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری یونانی ایجنسی کی افسر پردازی ہے

بابعالی نے یورپین اخبارات کے ان بیانات کی کہ "کردستان البانیا اور یمن میں فتنے اور فساد برپا ہیں اور کہ بڑی بدامنی پھیل رہی ہے"۔ وغیرہ سرکاری طور پر تکذیب کر دی ہے کہ فساد ہو کیونکر سکتا ہے؟ جبکہ ساٹھ ہزار فوج

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ میں غیر ممالک کی جو اشیاء تجارت بحری راستہ سے پہلے مہینہ آئیں انکی قیمت سال گزشتہ کے اسی مہینہ کی تسعیر سے بقدر ۲۲ لاکھ روپیہ کے زیادہ رہی۔ زیادہ تر یہ بیشی معدنیات۔ شکر۔ مٹی کے تیل اور روئی میں ہوئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں سونے کی درآمد میں بقدر ۳۵ لاکھ روپیہ کے کمی رہی ٭

ہندوستانی سکولوں اور کالجوں میں طلبا کی عام صحت اور بالخصوص بصارت بہت خراب ہوتی جاتی ہے۔ تمام تحقیقات اور غور و خوض سے یہی نتیجہ نکلا کہ طریقہ تعلیم کی خرابی اسکا سبب اصلی ہے۔ ورنہ کیا وجہ کہ یورپین سکولز کے طلبار کی صحت اور بینائی پر ایسا برا اثر نہیں پڑتا؟ ٭

شملہ میں آیندہ جون میں ایک خاص کمیٹی اس غرض سے اجلاس کریگی کہ ہندوستان میں زراعتی بینکوں کے قیام پر غور کرے ٭

ہمعصر انگلشمین رقمطراز ہے کہ گورنمنٹ کی خدمت میں جو عرضداشت کاروبار نیل کی ترقی سے متعلق مالی امداد کیلئے بھیجی گئی تھی اسپر معلوم ہوتا ہے کہ سرکار کی توجہ منعطف ہوئی ہے اور امید ہے کہ اگلے مہینہ تک اسبارہ میں کوئی اہم کارروائی عملمیں آئیگی ٭

ڈیرہ دون کے ضلع میں ایک خاندان ایسی مردم شماری میں ایسا پایا گیا ہے جسکے مورث اعلیٰ نے اپنی عمر ۱۳۵ سال بتائی ہے اور جسکی اولاد کی عمریں اسی اسی برس کی ہیں۔ بعض شمار کنندگان کو اکثر ایسی مشکلات پیش آتی ہیں جن کا حل ہونا بڑا دشوار ہے۔ مثلاً یکم مارچ کی شب کو جبکہ اخیر مردم شماری ہوگی کسی شمار کنندہ کو رستہ میں بہرا ہوا کوئی ایسا شخص ملے جو اندھا بھی ہو بہرا بھی اور گونگا بھی۔ تو اس صورت میں کاغذات مردم شماری کے ۱۶ امدی خانہ پُری کیونکر ہو سکیگی! ٹرپیون مذاقاً لکھتا ہے کہ اسکا سہل علاج یہ ہے کہ اس آوارہ گرد معذور کو چپکے سے کسی قریب ترین کوئیں میں گرا کر جھگڑا کاٹ دیں۔ ہمعصر مذکور راوی ہے کہ ایک شمار کنندہ نے ایک عقل کے پورے اور ساتھ ہی تیز مزاج افسر کے سامنے یہی مسئلہ پیش کیا اور پوچھا کہ کیا ایسے بہتیرے آدمیوں سے اس بات سابقہ پڑنا ممکن نہیں؟ تو بجائے اسکے کہ اسے کوئی شافی جواب دیتے آپ فرماتے ہیں "بہت ہوتے ہیں" ٭

صوبجات مغربی و شمالی اور اودھ کی ایگزیکٹو کمیٹی متعلقہ "انڈین فیمین فنڈ" اب توڑ دیگئی ہے اور یہ اعلان ہوا ہے کہ آیندہ جو چندہ اس مد میں دیا جائے وہ براہ راست آنریری سیکرٹری فیمین فنڈ کلکتہ کی خدمت میں پہونچنا چاہئے ٭

یادگار قیصرہ کے متعلق یہ امر زیر غور ہے کہ نصف لاکھ یا اس سے زیادہ روپیہ اس فنڈ میں دینے والوں کے نام سنگ مرمر کی لوح پر کھود کر مجوزہ "وکٹوریہ ہال" کے صدر دروازہ پر لگائے جائیں۔ چونکہ چندہ کی رقوم کثیر یکمشت ہی صرف نہیں ہو جائینگی اسواسطے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ بڑی بڑی رقوم کی ادائیگی کی میعاد دو تین سال تک رکھدی جائے ٭

طاعون اس وقت ہندوستان کے مقامات ذیل میں موجود ہے:۔ بمبئی پریزیڈنسی۔ ضلع کراچی (سندھ) ضلع سلیم واقع مدراس پریزیڈنسی۔ شہر کلکتہ اور پٹنہ۔ گیا۔ شاہ آباد۔ سہسرام۔ مونگیر۔ اور مان بھوم (اضلاع بنگال) ضلع بنارس (ممالک مغربی و شمالی)۔ شہر بنگلور۔ سول اینڈ ملٹری سٹیشن بنگلور۔ شہر میسور۔ کولار۔ کولڈ فیلڈ۔ اور نیز ریاست میسور کے اضلاع شموگا وغیرہ۔ لوہر پنجاب میں اضلاع جالندھر۔ گورداسپور و سیالکوٹ ٭

محسود وزیریوں کے حالات اب کچھ دنوں سے طمانیت بخش ہیں۔ جرمانہ کی ادائیگی عمل میں آرہی ہے۔ اور کوئی شرارت بھی حال میں نہیں سنی گئی ٭

ضلع گورداسپور تحصیل شکرگڑھ کے موضع فتحگڑھ میں بھی طاعون نمودار ہوا ہے ٭

کمیشن ترقی نسل سپاہ نجران الوار کے روز کوئٹہ سے روانہ ہوا۔ اور شکارپور، دریاخان ڈیرہ غازیخان۔ گجرات۔ بابو گڑھ۔ کرنال۔ بلند شہر۔ میرٹھ۔ سہارنپور۔ اور پٹیالہ وغیرہ میں ہوتا ہوا یکم مارچ کو انبالہ پہونچیگا ٭

امتحان ایل ایل بی صوبجات مغربی و شمالی کا نتیجہ امسال نہایت قابل افسوس نکلا۔ ۶۹ امیدواروں میں سے فقط ۸ پاس ہوئے۔ ۵ میور کالج سے ایک آگرہ کالج سے ایک سینٹ جانس کالج آگرہ سے اور ایک جبل پور کالج سے۔ افسوس کہ مدرسۃ العلوم علیگڈھ سے ایکے کوئی کامیاب نہیں ہوا۔ خیال ہے کہ غالباً وکلا کی زیادتی کے باعث بد دل ہو گئے ہیں غیر معمولی سختی سے کام لیا گیا ہے۔ یہ اگر صحیح ہو تو اس طرح امیدواروں کی تضیع اوقات کرانے اور محنت رائیگاں کھونے کی نسبت یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ امتحان ہر سال نہ ہو بلکہ دوسرے تیسرے سال جب ضرورت ہو تب ہوا کرے ٭

لکھنؤ اڈوکیٹ راوی ہے کہ گرانی غلہ نے بڑی تشویش پیدا کر رکھی ہے ٭

پٹیالہ میں ۱۵ ماہ حال کو ایک جلسہ ہوا جسمیں ایک "ہندو گرل سکول" بیادگار قیصرہ مرحومہ تعمیر ہونا قرار پایا ہے ٭

حکام سررشتہ ڈاک نے اعلان کر دیا ہے کہ تمام سول و ملٹری افسر اور نیز دیگر اشخاص جو چاہیں کہ انکی سرکاری یا پرائیویٹ ڈاک پوسٹ آفیس و ٹنڈو ڈاکخانہ کی کھڑکی سے انہیں یا ان کے فرستادوں کو ملجایا کرے۔ بلا استثنا اس کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ ایک روپیہ مہینہ فی ٹکٹ لیا جائیگا ٭

برہما میں حضور ملکہ معظمہ کی یادگار میں ایک محتاج خانہ بنانے کی تجویز ہے جسمیں بیمار اور سن رسیدہ مساکین رکھے جائینگے ٭

مدراس میں یہ تین بڑی تجویزیں زیر پیش ہیں (۱) جنرل ہاسپٹل یعنی ایک شفاخانہ عام بنایا جائے (۲) ایک ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ یعنی صنعتی درسگاہ قایم ہو (۳) لڑکیوں کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے ابھی تک تینوں میں سے کسی ایک کا قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے ٭

دیوان صاحب ریاست میسور بوجہ خرابی صحت رخصت پوری ہونے پر تین مہینے کی چھٹی اور لینگے اور جب وہ بھی پوری ہو جائیگی تو ریٹائر ہو جائیں گے۔ مسٹر آر۔ اے کمبو چٹی دیوان صاحب کے قائمقام ہونگے۔ یہ صاحب ایک نیٹو کرسچین ہیں اور کونسل آف ریجنسی کے سنیئر ممبر ہیں ٭

کرنیل ایچ اے ڈین صاحب پریذیڈنٹ کشمیر کی نسبت اعلان ہوا ہے کہ جدید سرحدی صوبہ کے فرسٹ لیفٹیننٹ گورنر جنرل آپ ہونگے کیونکہ آپ کو سرحدی قبائل کے متعلق اچھا تجربہ ہے نیز وہ سرحد پار کے ملک اور وادی سوات کی پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں ٭

بمبئی پریزیڈنسی میں زراعت کی حالت افسوسناک اور مایوسی بخش ہے۔ سال آیندہ میں ایک بڑی وسیع رقبہ پر کم و بیش پھر وہی قحط کی خوفناک مصیبت رہیگی۔ شولاپور کی حالت زیادہ تر قابل رحم معلوم ہوتی ہے فصل خریف کی امید دیہہ میں ۴ ہی بہی نظر نہیں آتی۔ اور ربیع کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ احمد نگر کا بھی ایسا ہی حال ہے پونا میں بجز علاقہ مغربی کے فصل ربیع ندارد ہے۔ دیگر حصص کی بھی کچھ ایسی ہی کیفیت ہے غرض غریب بمبئی کو پھر مصائب کا سامنا ہے ٭

پنجاب ایجوکیشنل رپورٹ بابت ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء سے معلوم ہوتا تھا کہ پبلک اور پرائیویٹ سکولوں میں ہندو طلبار کی تعداد سال سابق میں بقدر ۱۴۰۴ کم ہو گئی تھی مگر اب ۲۵۱۵ بڑھ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد پچھلے سال ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں بھی ۶۱۱۸ کم ہو گئی تھی اور امسال بھی ۱۲۵۸ گھٹ گئی ہے۔ ہندو اور مسلمان کل طلبار میں سو اور نو کی نسبت ہے اور اگر صرف پبلک انسٹی ٹیوشنوں کو لیا جائے تو مسلمانوں کی ہندوؤں سے فقط ۵ فیصدی کی نسبت ہے حالانکہ آبادی میں سو اور ۱۲۶ کی نسبت ہے۔ گویا جہاں سو ہندوؤں کے بالمقابل ۱۲۶ مسلمان ہونے چاہئیں تھے وہاں صرف ۶۵ ہی ہیں۔ باوجود بسقدر شدھ و غرفا کے مسلمانان پنجاب کی تعلیمی حالت ایسی افسوسناک ہے ٭

ہفتہ مختتمہ ۲۲ فروری میں طاعونی اموات کل انڈیا میں (۵۹۱۰) ہوئیں ہفتہ ماسبق کی میزان ۴۳۷۷ تھی اور ۱۹۰۰ء کے اس ہفتہ کی ۲۵۹۷۔ ان کل اموات میں سے قریباً (۳۶۰۰) تو بنگال میں ہیں۔ ۱۶۳۴ پٹنہ میں۔ سہسرام میں ۵۲۸۔ مونگیر میں ۵۲۶۔ گیا میں ۴۷۵۔ شہر بمبئی میں ۹۲۹-۶۱۰ پریزیڈنسی میں۔ ۲۶۷ میسور میں۔ ۲۳۰ کلکتہ میں۔ ۱۲۴ مدراس میں۔ اور ۵۵ پنجاب میں ٭

حضور ڈیوک آف کناٹ کمانڈر انچیف افواج ہند مقرر ہونیکے متعلق سرکاری حلقوں میں ابھی تک کچھ قرار واقعی پتہ نہیں ہے ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر مع لیڈی ینگ صاحبہ کے ۱۹ کی صبح کو پاکپٹن پہونچے ٭

آسٹریلیا سے ۲۵ ہزار پونڈ (۳۷۵۰۰۰ روپیہ) کا سونا ہر مزنام جہاز میں ہندوستان کو لدا چلا آرہا ہے۔

امرتسر میں پانی کے نل لگانیکے لئے ۱۲ لاکھ روپیہ کی منظوری ہوئی ہے ٭

سرہما میں سنگاپور کو طاعون زدہ قرار دیا گیا ہے ٭

تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور کے دو اور چھوٹے چھوٹے دیہات سومرہ بیرو۔ کوکریال کلاں میں بھی طاعون

قحط ریلیف پانیوالوں کی تعداد اسوقت بمبئی پریزیڈنسی میں (۱۸۱۰۰۰) ہے اور دیسی ریاستہائے بمبئی میں (۱۷۰۰۰) بڑودہ میں کسی قدر بیشی ہو کر امداد پانے والوں کا شمار اسوقت ۱۶ ہزار ہے ٭

مدراس کے مشہور مندر سری رنگم میں ڈکیتی لوٹ کی خبر پہونچی ہے۔ چور ۸ ہزار روپیہ کا سامان اور ایک طلائی مورت اڑا لے گئے ٭

پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ کی کوٹھی کے سامنے ۲۱ کی شام کو چوروں نے ایک کانسٹیبل پر بندوق کا فیر کیا جس سے وہ مجروح تو ہو گیا

"جان باز" نام ایک مشہور رجمنٹ

جنگ زولو اور ہندوستان کے لئے اس کا نتیجہ

برٹش آرمی (فوج برطانیہ) میں بہت سی رجمنٹیں بڑی مشہور و معروف ہیں اور ان میں سے اکثروں کے نام علاوہ اصلی ناموں کے بطریق عرف کچھ اور ہی رکھے ہوئے ہیں۔ وہ دھرے ہوئے نام ہی ویسے ہی مشہور ہیں جیسے کہ ان کے اصلی نام۔ ایسی رجمنٹوں میں "سیاہ سخت جان" سے زیادہ شہرت شاید کسی کی نہ ہوگی۔ ہم سب نے ان کے حالات سنے ہیں لیکن بہت ہی کم آدمی ایسے ہونگے جو نام بتا سکیں کہ فلاں سپاہی فلاں رجمنٹ کا ہے۔ مڈل سکس رجمنٹ کی فرسٹ بٹالین جو سابقاً ۵۷ ویں بٹالین کہلاتی رہتی) کا بھی اسی قسم کا نام ہے نہایت مشہور اور قابل تعظیم۔ کیونکہ اس فوج نے محاربہ چین سے متعلق البوئیر کی لڑائی میں یہ نام پایا تھا جس میں کرنیل اور بہت سے سپاہی ایک ہی مقابلہ کے اندر بڑی جانبازی سے مارے گئے تھے۔

ایک رپورٹر نے (بقول اخبار وارنگٹن ایگزامینر) حال میں اسی "جان باز" سپاہ کے بوڑھے سوجر مسمی مسٹر ایم شوگ نیسی سے ملاقات اور گفتگو کی۔ یہ شخص نمبر ۱۰ ملنر سٹریٹ وارنگٹن انگلینڈ میں رہتا ہے اور قصبہ میں جاکر "سینٹ ہیلنس کیبل کمپنی لمیٹڈ" کے ہاں کام کیا کرتا ہے جسکا کارخانہ بڑا بھاری اور نامی گرامی ہے۔ اس کا قد میانہ ہے اور جسم نہایت مضبوط اور توانا۔ بال کچھ کچھ بھورے ہیں۔ اسکی شکل دیکھکر کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہوتا ہوگا کہ یہ اکتیس ۳۱ برس تک فوج میں نوکری کر چکا ہے۔ لیکن در اصل بات یہی ہے کہ اس نے بڑی جوان مردی و شجاعت سے اتنی مدت سپاہیانہ زندگی بسر کی ہے۔ چنانچہ "جان باز" نام رجمنٹ میں جب وہ کلرسرجنٹ تھا۔ تو ہندوستان میں جنگی خدمات انجام دیتا رہا۔ جنگ زولو (واقع جنوبی افریقہ) میں داد مردانگی دے چکا ہے۔ مگر مشیت ایزدی دیکھو کہ وہاں وہ بچارا یکایک نہایت خوفناک انٹرک بخار میں مبتلا ہوگیا۔ جس نے اس کے معدہ میں فتور و خلل پیدا کر دیا۔ اُن دنوں اُس پر جو مصیبت وارد ہوئی اسکی نسبت وہ کہتا ہے۔ کہ "میرا ہی جی جانتا ہے کہ اس وقت مجھ پر کیا بیتی تھی"۔ چنانچہ اس کے اپنے لفظوں میں اس حالت کا بیان حسب ذیل ہے:۔

"چار مہینے تو خیر مینے جوں توں کر کے وہیں نکالے۔ پھر وہاں سے چلا آیا اور دو ماہ اور وہی سخت تکلیف جھیل کر سکے آپسل میں پہنچا۔ بعد اس کے میں اپنے گھر میں آگیا۔ اس بیماری میں جیسی جیسی تکلیفیں میں نے اٹھائیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ درد اس غضب کا ہوتا تھا کہ معاذ اللہ منہ دشمن کو بھی ایسا دکھ بیماری نہ دے۔ حکیموں ڈاکٹروں نے مجھے صاف جتلا دیا تھا کہ "بھئی! تمہارا ہاضمہ بڑا ہی خراب ہوگیا ہے اور یہ بیماری نہایت ہی شدید اور خطرناک ہے پس اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو بہت محتاط رہنا اور حد درجہ کا پرہیز رکھنا۔ مینے دنیا بھر کی تمام دوائیاں کر دیکھیں مگر حضرت! شفا کیسی؟ آرام کس کو کہتے ہیں؟ سیروں دوائی حلق کے گھاٹ اتار دی لیکن عبث مجھے اتنا بھی فائدہ ان دواؤں سے نہ ہوا جیسے اُڑد پہ سفیدی۔ چنانچہ ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ اُس وقت میں نہ تو کھانا ہی کھا سکتا تھا نہ چار پانی پی سکتا تھا"۔

"دو مہینے اس بات کو گزرتے ہیں کہ مینے "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" کی نسبت ایک جگہ سنا کہ یہ گولیاں ہر قسم کے امراض کو اور بالخصوص اس بیماری کو جو مجھے تھی نہایت جلد شفا بخشتی ہیں گویا کہ ان کے حق میں تاثیر اکسیر رکھتی ہیں۔ مثل ہے کہ "اندھے کو کیا چاہیے؟ دو آنکھیں"! پس مجھے اور چاہیئے کیا تھا۔ میں تو ان گولیوں کے حالات سنکر ایسا خوش ہوا جیسے کسی کو خدا ملجائے۔ توبہ توبہ!! لوگ میرے اس کلمہ کفر پر چیں بجبیں ہونگے مگر صاحب! کیا کہوں اس کمبخت بیماری نے ایسی جان ضیق میں کی کہ دین دنیا سب بھلا دیا تھا بس ہر دم اپنی تندرستی کی رام دھن لگی رہتی تھی۔ پھر بھلا میں ان گولیوں کو نعمت غیر مترقبہ کیوں نہ سمجھتا چنانچہ مینے فی الفور ان گولیوں کی ایجنسی مقیمہ لندن سے ان کا ایک بکس منگوایا اور روزمرہ بلاناغہ ان کو استعمال کرنے لگا۔ چونکہ انہوں نے مجھے دو ہی دن میں وہ کچھ فائدہ کیا جو دوسری بیسیوں دواؤں سے مہینوں میں بھی نہ ہو سکا تھا اس واسطے مینے مثل حوائج ضروریہ کے اپنے اوپر انکی مداومت لازم کر لی۔ ہاں میں یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ جس وقت مینے یہ گولیاں کھانی شروع کی ہیں اس سے کچھ ہی پہلے یکایک مرض کا اک دورہ سا ہوا اور آناً فاناً میں اس موذی مرض نے ایسی گرفت کی کہ اکیدم سے بجلی کی طرح مجھ پر اس کا اثر پڑ تا گیا اور منٹوں کے اندر رگ رگ میں سرایت کر گیا۔ یہ اس دفتر ہی کا واقعہ ہے۔ اور بہتیرے آدمی اس حالت کے دیکھنے والے موجود ہیں جنہیں اُس وقت یہ شبہ نہیں بلکہ یقین ہوگیا تھا کہ "یہ (یعنی میں) کوئی گھڑی کا مہمان ہے"! اور "اب کوئی دم جاتا ہے کہ اسکا مرغ روح قفس تن سے پرواز کر جائیگا۔ اجی حضرت وہ لوگ تو رہے بجائے خود۔ میرے اپنے دل میں یہ بات جم گئی تھی کہ "میری موت کی ساعت آن لگی ہے"۔ مگر وہ جو کہتے ہیں کہ جسے "رب رکھے اسے کون چکھے"۔ موت زندگی خدا کے ہاتھ ہے۔ انسان کی خواہ کیسی ہی ردی حالت ہو مگر جب تک حکم ربی نہ ہو کبھی نہیں مر سکتا۔ خدا کو منظور تو یہ تھا کہ ایک مدت تک اور میں اس دنیا کی بہار دیکھوں۔ پھر بھلا مرضی مولے کے برخلاف ملک الموت کیونکر میری روح قبض کرتا؟ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس دوا نے مجھے فائدہ دیا اور مینے پھر اسکو ایسا بے نظیر اور قیمتی پایا کہ اب تک برابر اس کا استعمال کئے جاتا ہوں۔ اور اب خدا کے فضل سے میں دیکھتا ہوں کہ میری صحت پہلے سے بھی ہزار درجہ اچھی ہے۔ اور ہر شئے بلا تکلف کھا پی لیتا ہوں اور وہ مجھے بغیر ذرا سی بھی دقت کے ہضم ہو جاتی ہے۔ میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ یہ گولیاں کچھ عجیب ہی کرامات کی بھری ہیں۔ اس میں میرے نزدیک تو ذرا بھی شک شبہ نہیں کہ ان کی تاثیرات جو بیان کی جاتی ہیں۔ سب سچی ہیں"۔

رپورٹر نے پوچھا کہ "بھلا تم کسی اور بھی ایسے شخص کو جانتے ہو جسے انکے استعمال سے شفا ہوئی ہو؟" سپاہی بولا کہ "دور کیوں جاؤ خود میری بیوی کو ہی سوء ہضمی کی شکایت رہتی تھی اس نے انکا استعمال کیا۔ جس سے اسکو یقینی اور فوری فائدہ ہوا۔ مینے تو آجتک کوئی دوا اس قسم کی نہیں دیکھی جس نے مجھے اسقدر فائدہ دیا ہو۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بدہضمی اور سل معدہ کی شکایات سہل ہیں۔ میں انکو مانتا نہیں۔ میرے نزدیک تو بلکہ مسہل سے اور الٹی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ آدمی بیٹھے بٹھائے پیچش وغیرہ کئی طرح کے عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اینچن چھوڑ گھیٹن" کے مصداق ہو کر دونی دونی دوا ٹھنڈی کرنی پڑتی ہیں۔ مگر ڈاکٹر ولیم صاحب کی ان "پنک پلز" سے سوء ہضمی کے سوا اور بھی بہت سی بیماریاں دور ہوتی ہیں مثلاً امراض جگر ملیریا کے بخار یا بخار کی دیگر اقسام کے بعد کا اثر عذر لو کو موٹر ائی ٹکسی (جن میں سے اخیر تو معمولی ادویہ سے کبھی جاتی ہی نہیں) عرق النساء۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ دردسر عصبی امراض قلب اور وہ بیماریاں جو خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل۔ بدہضمی دم پھولنا۔ اختناق الرحم۔ زنانہ امراض۔ چہرہ کی زردی اور دبلاپن۔ یہ گولیاں (جو مرد عورت بچہ سب کیلئے یکساں مفید پڑتی ہیں) دو بانچ لمبے اور روپیہ برابر گول بکسوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ اوپر ہر بکس پر گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے جس پر پورا نام (بسات الفاظ) "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" لکھا ہوتا ہے۔ دو روپیہ فی ڈبیہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ ہندوستان۔ برہما اور لنکا کے تمام بازاروں میں دوافروشوں کی دکانوں سے ملسکتی ہیں۔ ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ دموور رتنسی، ۲ کالبادیوی روڈ بمبئی نمبر ۵۸ کینگ سٹریٹ کلکتہ میں۔ ان کے بجائے اور دواخواہ کھلی یا بند بکتی ہو بالکل نکمی ہے۔

سرکاری خبریں

(انجانب آنریبل مسٹر ایچ جے ایچ سٹفورڈ سی ایس آئی لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب) آنریبل مسٹر ایچ جے ایچ سٹفورڈ سی ایس آئی لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے ۲۴ فروری کو ۱۰ بجے دن کے ریل پر سوار ہو کر ۱۱ بجے دن کے ریل پر لاہور سے روانہ ہو کر ۱۲ بجے دن کے ریل پر امرتسر پہنچ کر ۱۲ بجے دن کے ریل پر امرتسر سے روانہ ہو کر ۱۲ بجے دن کے ریل پر لاہور پہنچ کر ۱۲

اوہم تلاشیں تین ہزار بیماریوں سے اٹھے ہوئے ہیں

فارم تشخیص امراض منگا کر دیکھ لیجئے کہ مرض قابل علاج ہے یا نہیں اگر ہے تو کب تک صحت ہوگی مفت ارسال ہوں گے +

جنتری سنہ ۱۹۰۱ء تاریکوں کے علاوہ نہایت ہی کارآمد معلومات کا ذخیرہ ہے مفت نذر +

شربت مقوی اعصاب

عصائے پیر۔ جوانوں کا سچا دستگیر۔ مرد جب تک زندہ رہے مرد ہو تو اس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ **مردی** نہ صرف ہوس نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا وجود اُس حرارت غریزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے۔ جب تک جسم میں یہ قوت خدائی اپنے وزن پر موجود رہتی ہے ہر مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے + اگر اس اکسیر اعظم **شربت مقوی اعصاب** کو استعمال کیا جاوے تو دشمن (کمی باہ۔ نسیان) اس طرف رُخ نہیں کر سکتا + روح جسم کی صحت کے تابع ہوتا ہے اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا سکان جڑ ہے تمام امراض کا۔ اگر آپ تھوڑے کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے بھی نہ تھکیں گے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ جس سے یا عقل درست ہو نہ ذہن نہ یاد اور نہ معدہ درست ہو نہ مثانہ نہ جگر نہ پٹھے۔ تھوڑی کام سے سرور کرتا ہو چلنے میں ٹانگیں بدلگام ہوتی ہوں۔ منہ سے چاہتے کچھ ہوں اور نکلتا کچھ ہو۔ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہوں۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر میں تخلیہ میں بجائے خوش ہونے کے مغموم ہو جاتے ہوں۔ الغرض جب تمام چرخہ ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس **مقوی** کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ اُن **مخفی دکھوں** کا سب سے عمدہ تر علاج ہے جسکی تکلیف آپ مارے شرم کے کسی طرح نہیں بتلا سکتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آیندہ بد وضع نسلیں جنکے منہ دیکھے ماتھے پیر سوکھے معرے تباہ پیدا نہوں تو اس مرکب کو پی کر دیکھئے کمزوری۔ بدصورتی۔ بیوقت بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں۔ ہمارے کوتاہ قد سوکھے سڑے بے ڈول معصوم کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی زندہ تصویر اور ہمارے قاعدہ قدرت کے توڑنے کی مجسم نظیر ہوتے ہیں۔ وہ مصیبتیں جھیلتے جھیلتے اور دکھ سہتے سہتے جب یہ سمجھیں گے کہ وہ سب والدین کی کرتوتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو ممکن نہیں کہ کبھی فاتحہ خیر سے یاد کریں۔ یہ **مرکب** آیندہ نسلوں کے درست کرنے میں اور موجودہ جسمانی تمالیت کے ازالہ میں بے مثل بے مثال دوا ہے۔ اس سے **روزانہ ڈیوٹی** ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ سستی کو دور کر کے چستی بناتا ہے۔ بزدل کو جواں مرد۔ جوانمرد کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بناتا اس کا معمولی کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم **اولاد نرینہ** پیدا ہوتی ہے۔ مادۂ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس کی بعد شادی کو واقعی خانہ آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اسکو رفیق بنائیے +

قیمت فیبوتل چار روپے ... ... (للہ)

طلائے بندر

تمام دنیا کے مصدقہ سرٹیفکیٹ اصول پر مبنی ہے۔ ناشائستہ خیالات۔ مخفی عادات۔ غلط کاریوں سے زندگی کو بال بال جان ہو جاتی ہے ہمضم۔ دماغی نقص۔ ضعف اعصاب۔ آلات بدن۔ آلات ہضم۔ آلات خون کے بگڑ جانے سے بیکار ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان سب کو دور کرتی ہے۔ خون کے خراب ہو جانے سے پھنسیاں۔ ناسور۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ خارش۔ بھگندر۔ رمڈی اور پھولوں کا گلو افتادہ است ہیں + اخراج بند ہو جاتا ہے۔ یہ دوا ان سب کو دور کرتی ہے۔ خون بند اور صاف ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۳ ہفتہ کے لئے دو روپے (عہ)

جوہر شربت و چوب چینی

... اس سے بہتر کوئی دوسری دوا مصفی خون نہیں۔ خون فاسد کو سمیت ہی صاف کرنا اسی کا کام ہے۔ غلاظت کو نکال کر خون کو پاک و صاف کر دیتا ہے۔ رنگ سیاہ کو سرخ بناتا ہے۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ خارش۔ ناسور۔ ڈنبل۔ بھگندر۔ رمڈی اور پھولوں کا درد۔ ریگن باہ۔ خنازیر کہنہ وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر دوا ہے۔ ڈاکٹری ولایتی جو ہوئے ہماری مزاجوں کے موافق نہیں ہوتے کیونکہ وہ گرم اور بوجھ کرنیوالی شراب ممنوع ہیں۔ قیمت شیشی کلاں تین روپے (عہ) شیشی خورد ڈیڑھ روپیہ (عہ)

زوین

تمام دنیا کے مصدقہ سرٹیفکیٹ اصول پر مبنی ہے۔ ناشائستہ خیالات۔ مخفی عادات۔ غلط کاریوں سے زندگی کو بال بال جان ہو جاتی ہے ہمضم۔ دماغی نقص۔ ضعف اعصاب۔ آلات بدن۔ آلات ہضم۔ آلات خون کے بگڑ جانے سے بیکار ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان سب کو دور کرتی ہے۔ خون کے خراب ہو جانے سے پھنسیاں۔ ناسور۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ خارش۔ بھگندر۔ رمڈی اور پھولوں کا گلو افتادہ است ہیں + اخراج بند ہو جاتا ہے۔ یہ دوا ان سب کو دور کرتی ہے۔ خون بند اور صاف ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۳ ہفتہ کے لئے دو روپے (عہ)

فوائد ساون

بدن صاف و شفاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ ایک روپیہ (عہ)

عنبر

جب پیخانہ میں پرانا مواد سوکھا ہوا خارج ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی پیدا ہونے والے تمام کیڑے مکوڑے بھی نکل جاتے ہیں۔ پیخانہ صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ (عہ)

ہیر پیل

بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا۔ بیوقت بڑھاپا آنے سے روکتا ہے۔ زخم و نزلہ۔ درد سر۔ کانوں اور دانتوں کا سنسناہٹ دینا وغیرہ دور کرتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ (عہ)

روغن بادام

دماغ کی تمام کمزوری دور کرتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ (عہ)

سلطان الرحم

جریان۔ درد کمر۔ درد سر۔ طبیعت کا خراب رہنا۔ کمزوری کام کو دل نہ لگنا اور ہر قسم عشق و رقت۔ اعضاء شکنی۔ کمی قویٰ اور ضعف اعضاء نسیان سفلیہ کی دوا ہے۔ قیمت ۲ تولہ (عہ)

طاعون مرکب

مرکب مالفلاح

حب واقع جریان

جریان۔ درد کمر۔ درد سر۔ طبیعت کا خراب رہنا۔ کمزوری کام کو دل نہ لگنا اور ہر قسم عشق و رقت۔ اعضاء شکنی۔ کمی قویٰ اور ضعف اعضاء نسیان سفلیہ کی دوا ہے۔ قیمت ۲ تولہ (عہ)

حب واقع فوطہ

حب واقع بواسیر

حب واقع فوطہ کلانی

حب واقع پیچش

پیوڑہ واقع پیچش

سرمہ سلیمانی

سرمہ سہاگہ

سرمہ اسپہال

سرمہ اصفہانی

سرمہ الساعتہ

سرمہ مقوی

سرمہ مقوی مجرب

سرمہ مقوی مجرب مالفلاح

سرمہ واقع ورم مفاصل

سرمہ واقع ورم مفاصل مالفلاح

سرمہ واقع ورم مفاصل مجرب

سرمہ واقع ورم مفاصل مجرب مالفلاح

سرمہ واقع ورم مفاصل مجرب مالفلاح

سرمہ واقع ورم مفاصل مجرب مالفلاح

پانچ سو روپیہ انعام ۵۰۰

خرچ آمد و رفت کے علاوہ اُس شخص کو دیا جائیگا جو

خضاب جہاں قدر سے وہ زیادہ اچھا خضاب ہمکو بتاوے

اور ہمسے جو تیل کا خضاب لیاوے کھاوے اُسکو پانچسو روپے کے علاوہ تین سو روپے کی سونے کی گھڑی بھی انعام دیجاویگی

ہمارا دعوے ہے کہ خضاب جہاں قدر سے بڑھکر کوئی خضاب ایجاد نہیں ہوسکتا اِسکے لگانے سے ایک منٹ میں بال سیاہ ہوتے ہیں اور آدمی جوان نظر آتا ہے جنکے بال تھوڑے سفید ہوں اُنکو ایک سٹ چھ ماہ یا برس بھر کے لیئے کافی ہے۔ مہینہ میں ایک یا دو دفعہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ خوشبودار عرق ہے جسکے لگانے سے بال سیاہ ملائم اور نرم رہتے ہیں +

قیمت فی سٹ دو روپے (عہ)

خضاب جہاں قدر ایک روپیہ پر کسطرح ملسکتا ہے

جو صاحب بتاریخ یکم-۵-۱۰-۱۵ مارچ ۱۹۰۱ء کو اپنے اپنے ڈاک خانہ سے ایک روپیہ کا منی آرڈر پیشگی ارسال کرینگے اُن کو خضاب جہاں قدر پوراسٹ بھیجا جائیگا۔ اِس رعایت سے غرض یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو خضاب جہانقدر کے آزمانے اور انعام حاصل کرنے کا موقعہ مل سکے۔ جن جن صاحبوں کے مندرجہ بالا تاریخوں کے بھیجے ہوئے منی آرڈر موصول ہونگے انکو آیندہ کے واسطے بھی خضاب جہانقدر کا پوراسٹ بقیمت ایک روپیہ ملا کریگا +

تمام منی آرڈر بنام ڈاکٹر محمد امام الدین۔ ہال بازار امرتسر (پنجاب)

عبدالخالق صاحب از مقام ہنگون:- میں نے دو سٹ خضاب سے آپ سے منگوائے تھے۔ اب مہربانی فرماکر چھ سٹ خضاب کے اور ارسال فرماویں مشکور ہونگا یہ خضاب برائے فروخت منگواتا ہوں۔ انشاء اللہ ہمیشہ منگایا کرونگا +

قاری محمد ارشد صاحب چھوٹا بازار سمین سنگھ:- آپ کا خضاب جہاں قدر اعلےٰ اور قابل تعریف ہے۔ ایک سٹ اور بھیجدیں +

قاسم طالب صاحب از گلبرگہ اشریف ریاست حیدرآباد دکن:- خضاب جہاں قدر پہنچا۔ ایک سٹ اور ارسال فرماویں +

سید غلام عباس صاحب جاگیردار انتخصیل بلب گڈھ ضلع دہلی:- خضاب جہاں قدر نہایت عمدہ ہے۔ خرچ ہونے پر اور منگالوں گا +

سید امراؤ علی صاحب رجسٹرار دیوریا ضلع گورکھپور:- آپ سے خضاب جہاں قدر منگوایا اور آزمایا۔ واقعی عمدہ خضاب ہے +

سفید اللہ خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر گوجرہ ضلع جھنگ:- آپ کا خضاب جہاں قدر پہنچا استعمال کیا گیا۔ اب دو سٹ قیمتی مبلغ چار روپے اور روانہ فرماویں +

محمد حسین صاحب عطار جمعہ مسجد میسور:- خضاب جہاں قدر مسلہ ختم ہوگیا ہے اب دو سٹ اور بھیجدیں

گل محمد صاحب از مقام کوٹری بندر کراچی:- آپ کا خضاب جہاں قدر لے نظیر ہے ایک سٹ اور بھیجدیجئے + واقعی آپ کا خضاب اسم بامسمی ہے +

لالہ صاحب بتولی دوکاندار قصبہ پٹڑولہ ضلع شولاپور:- ایک شیشی خضاب جہانقدر اور بھیجدیجئے ویسا عمدہ جیسے پہلے بھیجا تھا +

ماگھو راؤ صاحب سرشتہ دار از مقام پربھنی ریاست حیدرآباد دکن:- آپ سے دو سٹ خضاب کے منگوائے تھے وہ قریب الاختتام ہیں براہ مہربانی چار سٹ خضاب جہاں قدر اور بھیجدیجئے +

محمد ابراہیم صاحب خلیفہ از مقام اکولہ ملک برار:- آپ کا خضاب بیسیوں جگہ یہاں آتا ہے اسی قسم کا خضاب عمدہ مجھے بھی روانہ فرماویں +

محمد الطاف نبی صاحب از گونڈہ:- آپکے کارخانہ سے چند مرتبہ خضاب منگایا گیا۔ اب دو سٹ جلد مرحمت فرماویں +

محمد شاہدین صاحب بی۔ ان ریلوے کھرگ پور ضلع مدناپور (بنگالہ):- دو سٹ خضاب جہانقدر موصول ہوئی۔ اب دو سٹ اور بھیجدیں +

عزیز الرحمن صاحب (مراد آباد):- آپ کا خضاب جہاں قدر بہت عمدہ اور قابل قدر ہے۔ ایک سٹ اور بھیجدیں

شیخ چاند صاحب سوداگر مقام ون:- آپ کا خضاب جہاں قدر بہت اعلےٰ ہے ایک سٹ بنام آلہ بخش صاحب پٹیل روانہ فرماویں آپ کی راستی کی وجہ سے دو سو روپے کی سالانہ دوائی منگایا کریں گے۔ اور ایک سٹ بنام مادھو راؤ صاحب انسپکٹر بھیجدیں +

رحیم بخش صاحب مستری ریلوے اور کشاب ہیلی:- دو سٹ خضاب جہانقدر پہنچے۔ ایک سٹ اور ارسال فرماویں +

محمد عظم صاحب از مقام اکولہ ملک برار:- خضاب دو سٹ منگا چکا ہوں۔ ایک سٹ اور بھیجکر مشکور فرماویں +

محمد عبداللہ صاحب پبلک ورک انسپکٹر اجیر کا ریاست الور:- دو سٹ خضاب جہاں قدر موصول ہوئی۔ ایک سٹ اور بھیجدیں +

سید حضرت علیشاہ صاحب از قلعہ درویش مہربانی فرماکر خضاب جہانقدر ایک سٹ اور بھیجدیں +

نظام احمد صاحب مالک ریاض الاخبار گورکھپور:- (مقام خیرآباد اودھ)۔ آپ کا خضاب جہاں قدر پہنچا لاجواب ہے فوراً تجربہ کیا۔ معین اثر کامل ہوا۔

آسا سنگھ صاحب سکنہ قلعہ درویش:- خضاب آپ سے تقد ۸ سٹ منگا چکا ہوں ایک سٹ اور بھیجدیں اِسکے لوگ بہت خواہشمند ہیں +

محمد اسحاق خاں صاحب مرزا گنج لکھنؤ:- قبل ازیں چھ شیشی خضاب جہاں قدر دوستوں میں تقسیم کی ہیں اب دو سٹ اور پہلی جیسی روانہ فرماویں

ٹھاکر جگن ناتھ سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر از مقام بین پوری:- دو سٹ خضاب جہاں قدر پہلے منگوائی گئی ویسا ہی ایک سٹ اور ارسال فرماویں

صوبہ سنگھ صاحب از قلعہ درویش خضاب جہاں قدر دو سٹ پہنچے بماہ مہربانی دو سٹ اور بھیجدیں +

متمنی کرپا صاحب

شہادتوں کے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں جو بوجہ عدم گنجایش درج نہیں ہوسکتیں

فیروز الدین

جوہر خیری

ایجاد کردہ مشہور عالم عجیب و غریب حوانی مقوی

جوہر خیری یا فیروز دی ٹانک پلز

انسان کی صحت کی سلسلہ اور محافظ دوائی ہے جسکو فی زمانہ تمام ملکوں نے مفید مانا ہے۔ اس دوائی نے ملک کے میڈیکل افسران اعلےٰ سے اعلےٰ ڈاکٹران و عہدہ داران سرکار انگلشیہ مشیران ریاست حکماء یونان اور عام پبلک جاگیرداران وغیرہ سے بڑی بھاری تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو مضبوط و طاقتور بنانے کے لئے صرف یہی ایک بے نظیر دوائی ہے +

نامردی۔ ضعف۔ ضعف اعصاب۔ جریان سرعت۔ رقت۔ احتلام۔ ضعف دماغ۔ ضعف قوہ ضعف معدہ۔ ضعف بصر۔ کمی اشتہا وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوائی ہے جو اپنی آپ نظیر ہے +

جوہر خیری خصوصیت کے ساتھ بلا مبالغہ بے نظیر اثر کے ساتھ جوانی اور بچپن کی غلط کاریوں اور بے احتیاطیوں کے نقص دور کرنیوالی دوائی ہے اور اُن لوگوں کو

جنکو کثرت فواحشات و مسکرات نے بالکل نکما کر دیا ہو +

جوہر خیری و کلاء اور عام مطالعہ کرنے والے حضرات اور امتحان کے امیدواروں۔ طالب علموں۔ سکول ماسٹروں اور دماغی محنت سے کام لینے والوں کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ ہے +

جوہر خیری تین بکس کا ایک کورس ہوتا ہے۔ جو بالکل گم شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ مگر معمولی کمزوری صرف تین روز میں دور ہونے لگتی ہے۔ قیمت فیکس ۴۸ گولی ڈیڑھ روپیہ عہ

زعفران طلا

ایام جوانی کی غلط کاریوں کے کل نقائص بغیر کسی قسم کی تکلیف دہ پرہیز کے دور کر کے دوران شباب دکھلاتا ہے

نامردی اور سستی اعصاب کے لئے یہ روغن اکسیر ہے۔ ایسے مریض کو اسکی ہمراہ جوہر خیری کا استعمال ضروری ہے تاکہ جلد فائدہ ہو فیفیشی (عام)

جوہر خیری کے فائیدوں کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ملک کے میڈیکل افسیر اور دیسی حکیم ہم سے منگا کر اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کرتے ہیں

جوہر خیری کی تاریخ ایجاد سے اسوقت تک ملک کا کوئی صوبہ یا ضلع خالی نہیں رہا جہاں اس کے فائیدوں کا چرچا اور شہرہ نہ ہو +

جوہر عشبہ فیروزی

امراض ذیل کے لئے مفید مانا گیا ہے۔ اشک کسی درجہ میں ہو۔ دردِ اعضا۔ دردِ زانو۔ شانہ اشک کے باعث گنٹھیہ بہگندر۔ آماسور۔ جسم کا سیاہ ہونا۔ فساد خون وغیرہ + اس جوہر کے ہمنے اپنے ملک کی بہت سی بوٹیاں وغیرہ شامل کی ہیں تاکہ طبیعت صفراوی کو بھی موافق و مفید ہو۔ صفائی خون کے لئے یہ جوہر ضرب المثل ہے۔ قیمت

شیشی خورد " عہ

شیشی کلاں (عہ)

جواہر سوزاک و قرحہ

اسکے پینے سے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن اور پیپ چھتیس گھنٹے کے اندر کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر حالت کے مریض کے لئے مفید ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے (عہ)

عرق طحال

یہ بے نظیر عرق تپ تلی کے وجیعہ کے لئے غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اکثر لوگ جو ڈاکٹری و یونانی علاج سے مایوس ہو گئے تھے اس عرق سے صحت پا چکے ہیں۔ فیشیشی (عہ)

جوہر فیروزی

تپ تلی اگر تھوڑے عرصہ کی ہو تو یہ گولیاں اکسیر ہیں۔ اگر پٹ یا الف دیرینہ ہو تو پھر یہ جوہر اور عرق طحال دونوں کا استعمال کریں۔ فیبکس ۴۸ گولی

اتحاد ثلاثہ

ہماری ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اسلامی اتحاد ثلاثہ پر ایک نظم لکھی تھی اس کی گولیوں سے بفضلہ تعالیٰ بہت سے مریض آرام ہو گئے

حب ہاضمہ

ان گولیوں کی جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ غذا کے ایک گھنٹہ بعد صرف ایک گولی کھانے سے قبض ریح ہو کر ہاضمہ درست ہو جاتا ہے +

۲۵ گولی ایک روپیہ (عہ)

سرمہ فیروزی

اس سرمہ کی جس قدر تعریف کی جاوے مبالغہ نہ ہوگا۔ جالا و ہندہ۔ غبار۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ ضعف بصارت کے لئے از حد مفید ہے اسکا استعمال کرنے والا کبھی امراض چشم میں مبتلا نہ ہوگا +

قیمت فیتولہ ایک روپیہ عہ

فیروز سیرپ

اسکے استعمال سے شراب چنڈو و افیون۔ وغیرہ نشے سب بآسانی چھوٹ جاتے ہیں۔ صرف نباتات سے یہ تیار کیا گیا ہے۔ قیمت

شیشی خورد للوہ کلاں

حب و جمع مفاصل

گنٹھیہ اگر اشک کے باعث ہو تو جوہر عشبہ فیروزی اور ان گولیوں کا استعمال کریں ورنہ یہ گولیاں "جوہر" ۱۶ پوڈیہ عہ

سفوف

واقعہ ریگ شانہ اسکے تھوڑے عرصہ کے استعمال سے مرض کا دورہ دور ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی میں ایک چھٹانک سفوف ہے (عہ)

محافظ دہن

صاحبزادی کشمیر

آنریبل B.R. حاطم علاس کی ایجاد کردہ جوہر خیری کی تعریف

(ہزار ہا تعریفی خطوط میں سے)

جناب چودھری فتح محمد صاحب

جناب ڈاکٹر سید ظہور الدین احمد صاحب

جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب

جناب ڈاکٹر محمد عبدالغنی صاحب

جناب ڈاکٹر محمد عبدالمجید خان صاحب

جناب ڈاکٹر سید چراغ الدین صاحب

جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق

مسیح سرمہ

مُصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دُھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خواص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کیلئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلےٰ قسم فتیلہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سُرمہ فتیلہ ۴ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیری کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے +

المشتہر

پروفیسر مہتا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور + (پنجاب)

تازہ سندات — اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے آپ کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بے نظیر اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھندلا۔ سوزش ہر قسم جسکو عوام آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ [illegible] اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے +

راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ۔ امرتسر +

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ مریضہ اتم دیوی عمر ۴۵ سال۔ سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں پلکوں میں خورد خورد دانہ نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے تھے۔ اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر کہی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی +

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و اکزیری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور +

(۳) یہ دو مریضہ ہے مفصلہ جا راقم

تازہ سندات

صاحب (ذ) مہربانی فرما کر جناب ایک سٹ اور بھیجدیں +

نظام احمد صاحب مالک ریاض الاخبار گورداسپور: (مقام خیر آباد اودھ)

(۳) میری بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار مہتا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے +

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور +

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیری کے سرمہ کی سندات جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے

(سلطان)

روزبازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپا +